للامام الشہید ابو مصعب الزرقاویؒ

کی شہرہ آفاق کتاب ..... ھل أتاك حدیث الرافضة؟ ..... سے ماخوذ

التحذیر من فتنة الرافضة

(رافضیت قرآن وحدیث اور سلف صالحین کے فتاویٰ کی روشنی میں)

للامام الشہید ابو مصعب الزرقاوی

کی شہرہ آفاق کتاب ۔ ھل أتاک حدیث الرافضة! ...... سے ماخوذ

التحذير من فتنة الرافضة

(رافضیت پر قرآن وحدیث اور سلف صالحین کے فتاویٰ کی

روشنی میں ایک مختصر رسالہ)

ترتیب وتلخیص

ابو حسن الشامی

ابتدائیہ

اسلام اور عالم اسلام کو جب کبھی کسی فتنے اور سازشوں کا سامنا کرنا پڑا یا پھر وہ کسی عظیم مصیبت اور کرب میں مبتلا ہوئے تو اس کے پیچھے ہمیشہ جس ... فرقة الغدر و الخيانة ... خائن وغدار رافضی قوم کا در پردہ کردار رہا، ان کو ہم عرف عام میں "شیعہ" کہتے ہیں اور اس کے علاوہ ان کے کفریہ اور شرکیہ عقائد کا "سبائیت" کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ زیر نظر ترجمہ دو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب میں رافضیت کی حقیقت، اس کی پہچان، اس کے بارے میں حکم شرعی بلحاظ کفر اور قتال قرآن وسنت اور سلف صالحین کے فتاویٰ کی روشنی میں ہے اور دوسرا باب بلاد اسلامی عراق میں مجاہدین کے سپہ سالار امام الشہداء شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ کی کتاب "ھل اتاک حدیث الرافضة" سے ماخوذ ہے، جس میں انہوں نے بڑے ہی مدلل اور پرسوز انداز میں مسلمانوں کے سامنے روافض کا اصل چہرہ بے نقاب کیا ہے، کہ کس طرح قرون اولیٰ سے لے کر آج تک یہ گروہ مسلمانوں اور اسلام کی جڑیں کاٹنے میں پیش پیش رہا، اور جس کی سب سے کربناک مثال عصر حاضر میں عراق کی ہے، جہاں انہوں نے امریکہ اور دجالی لشکر بلیک واٹر کے ساتھ مل کر اہل السنة کے ساتھ وہی بھیانک سلوک کیا جو اس سے پہلے ان کے آباؤ اجداد نے ہلاکو خان کے ساتھ مل کر بغداد میں کیا تھا۔ اہل السنة کی عزتوں کو تار تار کیا گیا، ان کے مال ومتاع کو برباد کیا گیا اور ان کی جانوں سے خون کی ہولی کھیلی گئی اور اب امریکہ اور اس کے زرخرید غلام یہی کردار اور مناظر پاکستان میں اہل السنة کے ساتھ دوہرانے کی بڑے پیمانے پر تیاری کر چکے ہیں اور امریکی دفاعی ادارہ پینٹاگون کافی عرصے پہلے یہ بات صراحت سے کہہ چکا ہے کہ وہ عراق سے اپنے مشن کی تکمیل کے بعد اپنے اسی لاؤ لشکر کے ساتھ پاکستان منتقل ہو رہا ہے اور اب صورتحال یہ ہے کہ وہ پاکستانی شہروں

میں بلیک واٹر کی صورت میں دندناتے پھر رہے ہیں اور اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے یعنی پاکستان میں اہل السنۃ کی کمر توڑنے اور ان کو جہاد کے لئے اپنے مال و جان سے مدد کرنے، بلکہ دراصل ان کے مسیح دجال کے خروج میں رکاوٹ بن رہا ہے اس کی عبرتناک سزا دینے کے لئے وہ جس گروہ کے کندھوں کا سہارا لے رہے ہیں وہ بھی "روافض" ہیں اور اہل السنۃ میں سے وہ جنہوں نے اپنے دین و ایمان کو دنیا کے تھوڑے سے نفع کے خاطر برباد کرنے اور کفر و ارتداد کی صفوں میں کھڑا ہونا پسند کر لیا ہے۔

اے مسلمانانِ پاکستان اب وقت جاگنے اور خبردار ہونے کا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ رافضی گروہ آپ کی غفلت اور چشم پوشی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو وہ عراق اور افغانستان میں کر چکے ہیں اور یہ بات بھی وہ لوگ جان لیں جو کہ اس فریب میں مبتلا ہیں کہ اہل السنۃ اور روافض کے درمیان اتحاد و یکجہتی بھی ممکن ہے، حالانکہ یہ تو وہ گروہ ہے جس کے روحانی پیر و ابولؤلؤ فیروز مجوسی نے حضرت عمر بن فاروق ؓ کو شہید کیا، اور ان ہی کے سرغنہ عبد اللہ بن سبا ملعون کے در پردہ کھڑے کیے گئے فتنے کی وجہ سے حضرت عثمان ؓ کو بے دردی سے شہید کیا گیا، اور اسی عبد اللہ بن سبا ملعون کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے حضرت علی ؓ اور حضرت معاویہ ؓ کے درمیان تنازعات نے شدت اختیار کی جو کہ مسلمانوں کے ناحق خون بہنے کا سبب بنی، یہی وہ سبائی ٹولہ تھا جو کہ حضرت علی ؓ کے مقابلے پر آیا، یہی کوفہ کے رافضی تھے جنہوں نے حضرت حسین ؓ کے ساتھ غداری کی اور یہی رافضی ٹولہ تھا کہ جنہوں نے ہلاکو خان کے ساتھ مل کر بغداد میں خلافت کی اینٹ سے اینٹ بجائی، یہی وہ رافضی گروہ تھا کہ جس نے سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر امارت اسلامیہ افغانستان کو گرانے میں امریکہ کی مدد کی، یہی وہ سبائی ٹولہ تھا جس نے عراق میں پھر ہلاکو خان کی یاد کو تازہ کر دیا اور اب بھی وہ رافضی ٹولہ ہے جس کا غلبہ اب پاکستان کے اعلیٰ ترین حکومتی، سرکاری، عدالتی اور عسکری عہدوں پر ہو چکا ہے جس کے ذریعے وہ اب عراق کی تاریخ پاکستان میں دہرانے کا آغاز کرنے والے ہیں اور بالآخر یہی وہ رافضی گروہ ہے جو کہ ان گروہوں

میں شامل ہوگا جو کہ دجال کے خط اول کے سپاہی ہوں گے اور باقی مرتجم کا ایدھن بننا ان کا مقدر ٹھہرے گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اسلام کی کڑیاں ایک ایک کر کے ٹوٹیں گی......اور تم اپنے پہلے والوں کے طریقوں پر ہو بہو اور قدم بہ قدم چلو گے، نہ تم ان کے راستے سے ہٹو گے اور نہ وہ ہٹیں گے۔ یہاں تک کہ فرقوں میں سے دو فرقے رہ جائیں گے۔ ان میں سے ایک فرقہ کہے گا کہ پانچ (۵) نمازیں کہاں سے آگئیں؟ بلاشبہ ہم سے پہلے والے گمراہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے ''اقم الصلوٰۃ طرفی النھار وزلفا من الیل'' (تم نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات میں سے) یعنی تم صرف تین (۳) نمازیں پڑھا کرو اور دوسرا فرقہ یہ کہے گا کہ مومنین کا اللہ پر ایمان فرشتوں کے ایمان کی طرح ہے، نہ تو ہم کافر ہوتے ہیں اور نہ ہی منافق۔ اللہ پر لازم ہے کہ ان دونوں فرقوں کا حشر دجال کے ساتھ کرے''

(مستدرک الصحیحین للحاکم، ج: ۴، ص: ۵۷۴ وصحیح الاسناد)

اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی دوسری روایت میں ان دونوں گروہوں کے بارے میں یہ الفاظ ملتے ہیں:

''میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو جہنمی گروہوں کو اچھی طرح جانتا ہوں (اور پھر آپ نے مذکورہ بالا دونوں گروہوں کا ذکر فرمایا)''۔

(مستدرک الصحیحین للحاکم: ۴/ ۴۹۴، مصنف ابن ابی شیبہ: ۵۴ / ۳۱۰)

تین نمازوں کا قائل اور پانچ نمازوں کے پڑھنے والوں کو گمراہ سمجھنے والا گروہ روافض کا ہی ہے۔ عقل رکھنے والوں کے لئے ان حقائق میں کھلی عبرت موجود ہے اور......التحذیر من فتنۃ الرافضۃ......احتیاط ہے فتنہ روافض سے......!!

”التحذیر من فتنة الرافضة“

باب اول

روافض کون

شیعوں کا اصل نام ”الرافضہ“ ہے اور آج تک سلف وصالحین نے ان کے لئے عموماً یہی اصطلاح استعمال کی ہے۔ سوال یہ ہے کہ فقہاء اور سلف نے ”الرافضہ“ کی اصطلاح کیوں استعمال کی؟ لہذا اس لیے اس نام کو صرف لغوی اور تاریخی اعتبار سے ہی نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ ان کے احکام اور معنی کو سمجھنا بہت ضروری ہے جس بنا پر انہیں یہ نام دیا گیا۔

((اخبرنا عبد اللّٰہ بن احمد قال قلت لأبی من الرافضة قال الذی یشتم ویسب أبابکر وعمرؓ))

(السنة للخلال ج:۳، ص:۴۹۲ واسنادہ صحیح۔ السنة لعبد اللّٰہ بن احمد ج:۲ ص:۵۴۸)

”ہم کو خبر دی ابو عبد اللہ احمد بن حنبل نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ ”رافضی“ کون ہیں، فرمایا وہ شخص جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہے اور ان کو گالیاں دے“۔

((المعروف ان الرافضة قبحهم اللّٰه یسبون الصحابةؓ ویلعنوهم وربما کفروهم او کفروا بعضهم والغالیة منهم مع سبهم لکثیر من الصحابة والخلفاء یغلون فی علیؓ واولاده ویعتقدون فیهم الالهیة))

(شرح العقیدة الواسطیة، ج:۱، ص:۲۵۳)

”معروف بات یہ ہے کہ روافض کو اللہ ہلاک کرے کیونکہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو

گالیاں دیتے ہیں اور ان پر لعنت کرتے ہیں اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے ہیں یا ان میں سے بعض کو کافر کہتے ہیں اور ان کی غالب اکثریت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اور خلفاء راشدین کو گالیاں دینے کے ساتھ ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کے بارے میں غلو کرتی ہے اور ان کے بارے میں خدا ہونے کا اعتقاد رکھتی ہے"۔

((واما لفظ "الرافضة" فهذا اللفظ اوّل ما ظهر في الاسلام لما خرج زيد بن علي بن الحسين في اوائل المائة الثانية في خلافة هشام بن عبد الملك واتبعه الشيعة، فسئل عن ابي بكر وعمر فتولاهما وترحم عليهما فرفضه قوم، فقال: "رَفَضْتُمُوْنِيْ رَفَضْتُمُوْنِيْ" فسموا الرافضة))

(مجموعة فتاوى ابن تيميةؒ، ج: ٣، ص: ١٤٦)

" رہا لفظ "رافضہ" تو یہ سب سے پہلے اسلام میں اس وقت ظاہر ہوا جب حضرت زید بن علی بن الحسین رحمہ اللہ نے دوسری صدی ہجری کے اوائل میں ہشام بن عبد الملک کی خلافت میں جہاد کے لیے نکلے اور شیعوں نے ان کی پیروی کی۔ جب شیعوں نے ان سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان دونوں حضرات سے محبت کا اظہار کیا اور ان پر رحمت بھیجی تو اس (رافضی) قوم نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا تو انہوں نے کہا: "رَفَضْتُمُوْنِيْ رَفَضْتُمُوْنِيْ" "تم نے مجھے چھوڑ دیا تم نے مجھے چھوڑ دیا" اس کے بعد ان کو روافض کہا جانے لگا"۔

((وقد ذكر اهل العلم ان مبدأ الرفض انما كان من الزنديق عبد الله بن سبا، فانه اظهر الاسلام وابطن اليهودية وطلب ان يفسد الاسلام كما فعل بولص النصراني الذي كان يهوديا في افساد دين النصارى. وايضا فغالب ائمتهم زنادقة، انما يظهرون الرفض لانه طريق الى هدم الاسلام"

(مجموعة فتاوى ابن تيميةؒ، ج: ٦، ص: ٤٢١)

”اہل علم نے بیان کیا ہے کہ رافضیوں کا مرشد ایک زندیق عبد اللہ بن سبا تھا۔ وہ بظاہر مسلمان اور اصلاً یہودی تھا۔ اس نے اسلام میں فساد داخل کرنے کے لیے بھیس بدلا جیسے کہ پولس النصرانی اصلاً یہودی نے عیسائیت میں فساد داخل کرنے کے لیے عیسائیت اختیار کی۔ اسی طرح ان کے ائمہ کی اکثریت ”زندیق“ ہے وہ ”رفض“ کا اظہار اس لیے کرتے ہیں کیونکہ یہ اسلام کی عمارت کو ڈھانے کا راستہ ہے“۔

((ثم ظهر في زمن علي التكلم بالرفض لكن لم يجتمعوا ويصير لهم قوة الا بعد مقتل الحسين بل لم يظهر اسم الرفض الا حين خروج زيد بن علي بن الحسين بعد المائة الاولى لما اظهر الترحم على ابي بكر و عمر رفضته الرافضة فسموا ”رافضة“))

(مجموعة فتاوى ابن تيمية ج: ۸ ص: ۲۹ ج ۴)

”جناب علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں روافض ظاہر ہوئے لیکن انہیں قوت و شوکت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ملی بلکہ رافضیت کا نام بھی اس وقت ظاہر ہوا جب زید بن علی بن الحسین رحمہ اللہ نے دوسری صدی ہجری میں خروج کیا اور جناب ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لیے انہوں نے دعائے خیر کی۔ (پس انہوں نے ان کی خلافت کا انکار کیا) تو انہیں رافضی کہا گیا“۔

امام الشافعی رحمہ اللہ اس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جس نے یہ کہا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما امام نہیں ہیں تو وہ ”رافضی“ ہے“۔

(السیر للذہبی لمی ترجمة)

امام الخرشی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”یہ لقب ہر اس شخص کے لیے استعمال کیا گیا ہے جس نے دین میں غلو کیا اور صحابہ کی شان میں طعن کو جائز قرار دیا“۔ (شرح مختصر خلیل)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

"ولهذا كان الرفض اعظم ابواب النفاق والزندقة"

(الفتاوی الکبری لابن تیمیۃ ج:۷ ص:۴)

"اور اسی لئے رافضیت نفاق اور زندیقیت کا سب سے بڑا دروازہ ہے"۔

رافضیت احادیث رسول ﷺ کے آئینہ میں

((قال علی بن ابی طالبؓ قال رسول اللہ ﷺ ثم يظهر في آخر الزمان قوم يسمون الرافضة يرفضون الاسلام))

(مسند احمد ج:۱ ص:۱۰۳، برقم الحدیث:۸۰۸)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جن کو روافض کہا جائے گا وہ اسلام کو جھٹلائیں گے"۔

((عن علیؓ قال قال رسول اللہ ﷺ يكون قوم في آخر الزمان يسمون الرافضة يرفضون الاسلام)) (مسند البزار ۱-۳ ج:۲ ص:۱۳۶)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جن کو رافضہ کہا جائے گا وہ اسلام کو جھٹلائیں گے"۔

((وعن علی بن ابی طالبؓ قال قال رسول اللہ ﷺ يظهر في آخر الزمان قوم يسمون الرافضة يرفضون الاسلام))

(رواه عبد الله والبزار وفيه كثير بن اسماعيل النواء وهو ضعيف بحوالة مجمع الزوائد ج:۱۰ ص:۲۲، السنة لابن ابی عاصم ج:۲ ص:۴۷۴، السنن الواردة الفتن ج:۳ ص:۶۱۴، رقم الحدیث ۲۷۸)

"حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری

زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جن کو رافضہ کہا جائے گا وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔"

روافض کی سب بڑی پہچان

((عن ام سلمة قالت كانت ليلتي وكان النبي ﷺ عندي فاتته فاطمة فسبقها علي فقال له النبي ﷺ يا علي! انت واصحابك في الجنة الا انه ممن يزعم انه يحبك اقوام يرفضون الاسلام ثم يلفظونه يقرأون القرآن لايجاوز تراقيهم لهم نبز يقال لهم الرافضة فان ادركتهم فجاهدهم فانهم مشركون قلت يارسول الله ﷺ! ما العلامة فيهم قال لايشهدون جمعة ولاجماعة ويطعنون على السلف الاول (وفي رواية الرياض النضرة) ويشتمون ابابكر وعمر))

(مجمع الزوائد: ج: ١٠، ص: ٢١-المعجم الاوسط: ج: ٦، ص: ٣٥٥، رقم الحديث: ٦٦٠٥-السنة لابن ابي عاصم: ج: ٢، ص: ٤٧٥-الرياض النضرة: ج: ١، ص: ٣٦٣)

"حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ میری رات کی باری تھی اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تھے، پس حضرت فاطمہ ؓ آئیں اور ان کے آنے سے پہلے حضرت علی ؓ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے علی! تم اور تمہارے ساتھی جنت میں ہوں گے۔ سن لو! ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کو یہ زعم ہوگا کہ وہ تجھ سے محبت کرتے ہیں، حالانکہ وہ اسلام کو جھٹلائیں گے اور اس سے نکل جائیں گے، وہ قرآن پڑھتے ہوں گے۔ پس تم ان سے جہاد کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا وہ نہ جمعہ میں حاضر ہوں گے اور نہ جماعت میں اور پچھلے لوگوں پر طعن کریں گے (اور ریاض النضرۃ کی روایت میں ہے) اور ابوبکر ؓ اور عمر ؓ کو گالیاں دیں گے۔"

(قال قال لي النبي ﷺ یا علی انت وشیعتک فی الجنة وان قوما لهم نبز یقال له الرافضة ان ادرکتهم فاقتلهم فانهم مشرکون قال علیؓ ینتحلون حبا اهل البیت ولیسوا کذلک وآیة ذلک انهم یشتمون ابابکر وعمرؓ)

(مسند عبد اللہ بن احمد ج: ۲ ص: ۵۴۵ رقم الحدیث: ۱۱۲۷ واسناده ضعیف)

"نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے علی تم اور تمہاری اولاد جنت میں ہوگی اور بے شک ایک قوم ہوگی اس کے لئے ہلاکت ہے ان کو روافض کہا جائے گا۔ اگر تم ان کو پاؤ تو ان کو قتل کر دینا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے وہ ہمارے اہل بیت سے محبت کا اظہار کریں گے حالانکہ وہ ایسے نہیں ہوں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں گے"۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((ومنهم من یری ان فرج النبی ﷺ الذی جامع به عائشةؓ وحفصةؓ لابد ان تمسه النار لیطهر بذلک من وطء الکوافر))

(مجموعة فتاوی ابن تیمیة ج: ۲ ص: ۴۲۱)

"اور ان (روافض) میں سے بعض ایسا کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی شرمگاہ کو آگ چھوئے گی (العیاذ باللہ) کیونکہ آپ ﷺ نے امہات المؤمنین عائشہ وحفصہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ شب باشی فرمائی اور یہ زعم رکھتے ہیں کہ اس سے آپ ﷺ کو کافروں (یعنی امہات المؤمنین عائشہ وحفصہ رضی اللہ عنہما) کے ساتھ کی گئی شب باشی کی ناپاکی سے پاک کیا جائے گا (نعوذ باللہ)"۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

وهؤلاء الرافضة لم یکونوا شرا من الخوارج المنصوصین فلیسوا دونهم فان اولئک انما کفروا عثمانؓ وعلیاؓ واتباع عثمان وعلی فقط دون من قعد عن

القتال او مات قبل ذلك. والرافضة كفرت ابابكرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعامة المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه وكفروا جماهير امة محمد ﷺ من المتقدمين والمتأخرين فيكفرون كل من اعتقد في ابي بكر وعمر والمهاجرين والانصار العدالة او ترضى عنهم كما رضي الله عنهم او يستغفر لهم كما امر الله بالاستغفار لهم ولهذا يكفرون))

(مجموعة فتاوى ابن تيمية ج: ۶ ص: ۴۲۱)

"پس یہ رافضی اگرچہ منصوص علیہم خوارج سے بدتر نہیں تو ان سے کچھ کم بھی نہیں۔ کیونکہ پہلے گروہ (یعنی خوارج) نے تو صرف عثمان و علی جیجہ اور ان کے ساتھیوں کو کافر قرار دیا تھا سوائے اس کے جو قتال سے بیٹھا رہا یا اس سے پہلے فوت ہو گیا۔ لیکن ان رافضیوں نے ابوبکر وعمر وعثمان اور عامۃ المہاجرین والانصار رضی اللہ عنہم اور جن لوگوں نے احسان کے ساتھ آپ ﷺ کی پیروی کی اور جمہور امت محمد ﷺ کو متقدمین ومتاخرین سب کو کافر قرار دے دیا۔ پس جو کوئی ابوبکر وعمر اور مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کے بارے میں عدالت کا اعتقاد رکھتا ہے یا وہ ان سے ایسے راضی ہوتا ہے جیسے کہ اللہ ان سے راضی ہو گیا یا وہ ان کے لیے استغفار کرتا ہے جیسے کہ اللہ نے انہیں استغفار کرنے کا حکم دیا تو یہ (رافضی) اسے کافر قرار دیتے ہیں"۔

روافض پر اللہ کی لعنت کیوں

((عن عائشةؓ قالت قال رسول الله ﷺ لاتسبوا اصحابي لعن الله من سب اصحابي))

(رواه الطبراني في الاوسط ورجاله رجال علي بن سهل وهو ثقة بحواله مجمع الزوائد ج: ۱۰ ص: ۲۱)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ

رضی اللہ عنہم کو برا کہو، اللہ نے لعنت کی ہے اس شخص پر جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا"۔

((وعن ابی سعید یعنی الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ من سب احدا من اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ))

(رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ ضعفاء وقد وثقوا بحوالہ مجمع الزوائد ج:۱۰،ص:۲۱)

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میرے صحابہ میں سے کسی ایک کو بھی گالی دی تو اس پر اللہ کی لعنت ہے"۔

((عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ))

(صحیح البخاری،ج:۱،ص:۵۱۸ صحیح مسلم،ج:۲،ص:۳۱۰۔ ابوداؤد،ج:۲،ص:۲۸۴)

"حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو گالیاں مت دو پس اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کردے تو وہ ان میں سے کسی ایک کے مد یا ان کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا"۔

((عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من سب اصحابی لعنہ اللہ والملائکۃ والناس اجمعون))

(رواہ الطبرانی وفیہ عبداللہ بن خراش وھو ضعیف بحوالہ مجمع الزوائد ج:۱۰،ص:۲۱)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دی اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام

انسانوں کی لعنت ہے"۔

((عن عویم ابن ساعدۃ ان رسول اللہ ﷺ قال ان اللہ تبارک وتعالی اختارنی واختار لی اصحابا فجعل لی منھم وزراء وانصارا واصھارا فمن سبھم فعلیھم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ولایقبل اللہ منہ صرف ولاعدل))

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم،ج:۱۵،ص:۳۶۲،رقم:۶۷۳۲ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ)

"عویم ابن ساعدہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھے منتخب فرمایا اور میرے لیے رفقاء اور ساتھی بھی منتخب فرمائے اور پھر ان رفقاء میں سے کچھ کو میرا وزیر، کچھ کو میرا مددگار اور کچھ کو میرا رشتہ دار بنایا پس جس شخص نے ان کو برا کہا اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت اور اللہ تعالی نہ تو اس کی توبہ قبول کرے گا اور نہ اس کا فدیہ یا یہ کہ نہ نفل اس کا مقبول ہوگا نہ فرض"۔

روافض کے بارے میں حکم شرعی ان کے کفر کے بیان میں

"اخبرنا ابوبکر المروذی قال سألت ابا عبد اللہ عن من یشتم ابابکر وعمر وعائشۃ رضی اللہ عنھم قال ماراہ علی الاسلام قال وسمعت ابا عبدا للہ یقول قال مالک الذی یشتم اصحاب النبی ﷺ لیس لھم سھم أو قال نصیب فی الاسلام" (السنۃ للخلال،ج:۳،ص:۴۹۳ واسنادہ صحیح)

"ہم کو خبر دی حضرت ابوبکر المروزی رحمہ اللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا حضرت عبد اللہ سے اس شخص کے متعلق جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا کہے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت ابوبکر المروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت عبد اللہ سے کہ وہ

فرماتے ہیں کہ فرمایا حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو شخص بُرا کہے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تو ان کا کوئی حصہ نہیں یا فرمایا ان کا کوئی حصہ نہیں اسلام میں"۔

"عبد الملک بن عبد الحمید قال سمعت أبا عبد الله قال ..... من شتم اصحاب النبي ﷺ ..... قد مرق عن الدين"

(السنة للخلال، ج:۳، ص:۴۹۳، واسناده صحیح)

"عبد الملک بن عبد الحمید فرماتے ہیں میں نے سنا ابو عبداللہ سے وہ فرمارہے تھے کہ..... جس نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دی ..... تحقیق وہ دین سے نکل گیا"۔

((قال ثنا ابو طالب اللہ قال لأبي عبد الله، الرجل يشتم عثمانؓ فاخبرني أن رجلا تكلم فيه فقال هذه زندقة))

(السنة للخلال، ج:۳، ص:۴۹۳، واسناده صحیح)

"ابو طالب نے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا ہے پھر مجھے بتایا ایک آدمی کے بارے میں، جو ان کے بارے میں نازیبا کلمات بولتا ہے تو فرمایا یہی زندیقیت ہے"۔

"علي بن عبد الصمد قال سألت احمد بن حنبل عن جار لنا رافضي يسلم علي أرد عليه قال لا" (السنة للخلال، ج:۳، ص:۴۹۳، اسناده صحیح)

"علی بن عبد الصمد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ ہمارے پڑوس میں رافضی ہے جو مجھ کو سلام کرتا ہے تو کیا میں اس کو جواب دوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں!"

"ان ابا عبد اللّٰه سئل عن جارله رافضي يسلم عليه قال لا واذا سلم عليه لا يرد عليه" (السنة للخلال، ج:۳، ص:۴۹۴، اسناده صحیح)

"ابوعبداللہ سے پوچھا گیا کہ اس کے پڑوس میں رافضی ہے جو اس کو سلام کرتا ہے تو کیا وہ اس کو نہیں جواب دو؟ فرمایا نہیں، جب وہ سلام کرے تو اس کو جواب نہ دو"۔

"الحسن بن علی الحسن انه سال ابا عبد اللہ عن صاحب بدعة يسلم عليه قال اذا كان جهميا او قدريا او رافضيا داعية فلا يصلى عليه ولا يسلم عليه"

(السنة للخلال ج ۳، ص: ۴۹۳، واسنادہ صحیح)

"حسن بن علی الحسن نے سوال کیا ابوعبداللہ سے صاحب بدعت کے بارے میں کہ وہ ان کو سلام کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا جب جہمی یا قدریہ یا رافضی بلانے والا ہو تو اس پر نماز جنازہ نہ پڑھو اور نہ اس پر سلام کرو"۔

"قال البخاری وقال وکیع الرافضة شر من القدرية"

(الفتاوی الکبری لابن تیمیہ ج، ص: ۱۰۰)

"امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں (ان کے استاد) امام وکیع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ روافض قدریہ سے بدتر ہیں"۔

"قال ابوبکر بن عیاش: لا اصلی علی رافضی"

(المغنی، ج ۵، ص: ۶۶)

"امام ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں رافضی کی نماز جنازہ نہیں پڑھتا"۔

"قال الفریابی من شتم ابابکر فهو کافر، لا يصلى عليه"

(المغنی، ج ۵، ص: ۶۲)

"امام فریابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے حضرت ابوبکر کو گالی دی تو وہ کافر ہے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھو"۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس موضوع پر بہت سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ جس کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

((وسئل شيخ الإسلام تقي الدين عمن يزعمون أنهم يؤمنون بالله عز وجل وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر ويعتقدون أن الإمام الحق بعد رسول الله ﷺ هو علي بن أبي طالبؓ وأن رسول الله ﷺ نص على إمامته وأن الصحابة ظلموه ومنعوه حقه وأنهم كفروا بذلك فهل يجب قتالهم؟ ويكفرون بهذا الاعتقاد أم لا؟))

(مجموعة فتاوى ابن تيميةؒ ج ۲۸ ص ۴۶۸ باب تكفير الطوائف المعين)

"شیخ الاسلام تقی الدین سے سوال کیا گیا ان لوگوں کے متعلق جو یہ زعم رکھتے ہیں کہ وہ اللہ عزوجل، فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والوں میں سے ہیں ـــ اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ امام حق رسول اللہ ﷺ کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں ـــ اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی امامت پر نص بیان فرمائی تھی ـــ اور یہ کہ صحابہ نے ان پر ظلم کیا اور ان کا حق ان سے چھینا ـــ اور وہ اس کے سبب کافر ہو گئے ۔ تو کیا ایسے لوگوں کے خلاف قتال واجب ہے اور کیا وہ اس اعتقاد کے سبب کافر ہیں یا نہیں؟"

جواب: شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے ایک طویل فتویٰ دیا جس کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:

((ومذهب الرافضة شر من مذهب الخوارج المارقين فإن الخوارج غايتهم تكفير عثمانؓ وعليؓ وشيعتهما، والرافضة تكفير أبي بكرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وجمهور السابقين الأولين وتجحد من سنة رسول الله ﷺ أعظم مما جحد به الخوارج وفيهم من الكذب والافتراء والغلو والإلحاد ما ليس في الخوارج))

(الفتاوى الكبرى لابن تيميةؒ ج ۳ ص ۴۸۶)

"اور رافضہ کا مذہب دین سے نکل جانے والے خارجیوں سے بدتر ہے۔ کیونکہ

خوارج کی ابتدا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے حامیوں کی تکفیر تھی اور روافض نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم اور تمام سابقین اولین کی تکفیر کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے حوالے سے خوارج سے بڑھ کر جدال کیا۔ ان روافض میں جھوٹ، افتراء، غلو اور الحاد ہے جو کہ خوارج میں نہیں تھا"۔

((فهذه سنة امير المؤمنين عليّ وغيره قد امر بعقوبة الشيعة الاصناف الثلاثة واخفهم المفضلة فامر هو وعمرؓ بجلدهم))

(مجموعة فتاوى ابن تيميةؒ ج ٦، ص: ٤٢١)

"پس یہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی سنت ہے کہ آپ نے شیعہ کو سزا دینے کا حکم دیا، ان (کی) تین قسموں پر اور ان میں سے کم تر تھی، فضیلت دینے پر..... پس انہوں نے (حضرت علی) اور عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو کوڑے مارنے کا حکم دیا"۔

((وقد ثبت عن علي في صحيح البخاري وغيره من نحو ثمانين وجها انه قال: خير هذه الامة بعد نبيها ابوبكر ثم عمرؓ. وثبت عنه انه حرق غالية الرافضة الذين اعتقدوا فيه الالهية. وروي عنه باسانيد جيدة انه قال: لا اوتى باحد يفضلني على ابي بكر وعمرؓ الا جلدته حد المفتري. وعنه انه طلب عبد الله بن سبا لما بلغه انه سب ابابكر وعمر ليقتله فهرب منه))

(مجموعة فتاوى ابن تيميةؒ ج ٦، ص: ٤٢١)

"صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات کئی وجوہ سے تقریباً اسی طرق پر ثابت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں"۔ یہ بھی ثابت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے غالی رافضیوں کو آگ میں جلوا دیا جب انہوں نے آپ کے بارے میں الوہیت کا اعتقاد رکھا۔ آپؓ سے ہی جید اسناد کے ساتھ

مروی ہے آپ نے فرمایا "میرے پاس کوئی ایسا بندہ لایا گیا جو مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
پر فضیلت دے تو میں اسے بہتان کی حد لگاؤں گا" بعض روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی
مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ابن سبا کو طلب کیا جب آپ رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ اس نے ابوبکر و
عمر کو گالی دی ہے تو آپ نے اسے بلا بھیجا تا کہ اسے قتل کریں تو وہ بھاگ گیا"۔

"جہاں روافض کے بارے میں فقہاء اور علماء کے فتاویٰ کا خلاصہ یہ ہے کہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی
الوہیت کے قائل ہوں، خلفائے راشدین کی خلافت کے انکاری، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تبریٰ
اور صحابہ میں تفضیل سے آگے بڑھ کر ان پر سب و شتم کرنے والے اور ان کی تکفیر کرنے والے ہوں۔

(وأما تكفيرهم وتخليدهم ففيه أيضا للعلماء قولان
مشهوران وهما روايتان عن احمد والقولان في الخوارج والمارقين من
الحرورية والرافضة ونحوهم والصحيح ان هذه الأقوال التي يقولونها التي
يعلم انها مخالفة لما جاء به الرسول كفر وكذلك افعالهم التي هي من
جنس افعال الكفار بالمسلمين هي كفر ايضا وقد ذكرت دلائل ذلك في
غير هذا الموضع لكن تكفير الواحد المعين منهم والحكم بتخليده في
النار موقوف على ثبوت شروط التكفير وانتفاء موانعه)

(مجموعة فتاوى ابن تيمية، ج (۳)، ص: ۳۵۲)

"جہاں تک ان کے کفر اور ان کے ہمیشہ جہنم میں رہنے کا مسئلہ ہے تو اس میں بھی
علماء کے دو مشہور اقوال ہیں اور وہ امام احمد بن حنبل سے دو روایتیں ہیں اور وہ دونوں
اقوال خوارجوں (اسلام سے خارج) حروریہ اور رافضہ وغیرہ کے متعلق ہیں، صحیح بات
یہ ہے کہ یہ باتیں جو ان (رافضی) لوگوں کی زبانوں سے سرزد ہوتی ہیں ان سے
معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی مخالفت کفر ہے۔ اسی طرح ان
کے افعال جو مسلمانوں کے ساتھ جیسی افعال کفار میں سے ہیں وہ بھی کفر ہیں، اور ہم

نے اس کے دلائل بارہا مرتبہ ذکر کیے ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک فرد معین کی تکفیر اور پھر آگ میں اس کی ہمیشگی ثبوت شرائط تکفیر اور اس کے موانع کی نفی پر موقوف ہے"۔

روافض کے بارے حکم شرعی ان سے قتال کے بارے میں

((وعن ابن عباس قال کنت عند النبی ﷺ وعنده علی فقال النبی ﷺ یا علی سیکون فی امتی قوم ینتحلون حب اهل البیت لهم نبز یسمون الرافضة قاتلوهم فانهم مشرکون))

(رواه الطبرانی واسناده حسن بحوالة مجمع الزوائد ج: ۱۰ ص: ۲۲، السنة لابن ابی عاصم ج: ۲ ص: ۴۷۶)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے علی رضی اللہ عنہ! میری امت میں عنقریب ایسی قوم ہوگی جو اہل بیت سے محبت کا (جھوٹا) دعویٰ کرے گی۔ ان کے لئے ہلاکت ہے ان کو رافضہ کہا جائے گا تم ان سے قتال کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے"۔

((وعن فاطمة بنت محمد ﷺ قالت نظر النبی ﷺ الی علی فقال هذا فی الجنة وان من شیعته یعلمون (وفی روایة یلفظون) الاسلام ثم یرفضونه، لهم نبز یسمون (وفی روایة یشهدون) الرافضة من لقیهم فلیقتلهم فانهم مشرکون))

(مسند ابی یعلی ۱۲: ۱۱۶ رقم: ۶۷۴۹، رواه الطبرانی ورجاله ثقات بحوالة مجمع الزوائد ج: ۱۰ ص: ۲۲)

"حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا پھر فرمایا کہ یہ جنت میں ہوگا اور اس کے گروہ میں سے ایسے

لوگ ہوں گے جو اسلام کو جاننے کے بعد اس کو جھٹلا دیں گے۔ ان کے لئے ہلاکت ہے۔ ان کو رافضہ کے نام سے جانا جائے گا، جب تمہارا ان سے سامنا ہو تو ان سے قتال کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں"۔

((وعن ابن عباسؓ عن النبی ﷺ قال یکون فی آخر الزمان قوم یسمون (وفی روایۃ ینبزون) الرافضۃ یرفضون الاسلام ویلفظونہ فاقتلوھم فانھم مشرکون))

(کنز العمال، ج:۱، ص:۲۲۳، رقم:۱۱۲۸ رواہ ابو یعلی والبزار والطبرانی ورجالہ وثقوا وفی بعضھم خلاف بحوالہ مجمع الزوائد ج:۱۰، ص:۲۲ بمسند البزار (زوائد الھیثمی) ج:۲، ص:۹۴۵۔ مسند ابی یعلی، ج:۴، ص:۴۵۹ برقم الحدیث:۲۵۸۶۔ السنۃ لابن ابی عاصم، ج:۲، ص:۴۷۵۔ فضائل الصحابۃ لابن حنبل، ج:۱، ص:۴۴۰)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایسی قوم ہوگی جس کو رافضہ کے نام سے پکارا جائے گا، جو اسلام کو جھٹلا دیں گے اور اس سے نکل جائیں گے تم ان سے قتال کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں"۔

((عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی قال قال رسول اللہ ﷺ یاتی بعدی قوم لھم نبز یقال لھم الرافضۃ فاذا لقیتموھم فاقتلوھم فانھم مشرکون قلت یا رسول اللہ ما العلامۃ فیھم قال یقرضونک بما لیس فیک ویطعنون علی اصحابی ویشتمونھم))

(کنز العمال، ج:۱۱، ص:۳۲۴، رقم:۳۱۶۳۴۔ السنۃ لابن ابی عاصم، ج:۲، ص:۴۷۴)

"ابو عبد الرحمن سلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

کہ میرے بعد ایک قوم آئے گی ان کے لئے تنزا بل ہے ان کو رافضہ کہا جائے گا اگر تمہارا ان سے سامنا ہو تو ان کو قتل کر دینا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ان کی علامت کیا ہو گی؟ فرمایا کہ مدح کریں گے تمہاری ایسی چیز کے بارے میں جو تم میں نہیں ہے اور میرے اصحاب پر طعن کریں گے اور ان کو گالیاں دیں گے"۔

((عن علیؓ بن ابی طالب قال قال رسول اللہ ﷺ یا علی انک من اهل الجنۃ وانه یخرج فی امتی قوم ینتحلون شیعتنا لیسوا من شیعتنا لهم نبز یقال لهم الرافضة وآیتهم انهم یشتمون ابابکر وعمر اینما لقیتهم فاقتلهم فانهم مشرکون))

(السنن الواضحة فی النفس ج: ۳، ص: ۲۹۶، رقم الحدیث: ۲۷۹ - الفردوس بماثور الخطاب ج: ۵، ص: ۳۶۶)

"حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تم اہل جنت میں سے ہو اور میری امت میں سے ایک قوم نکلے گی جو اپنے آپ کو ہماری اولاد سے منسوب کریں گے اور وہ ہماری اولاد میں سے نہیں ہوں گے ان کے لئے برائی ہے ان کو رافضی کہا جائے گا اور ان کی علامت یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گالی دیں گے وہ جہاں کہیں بھی تم کو ملیں تم ان کو قتل کرو کیونکہ وہ مشرک ہیں"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((الا ادلک علی عمل اذا عملته کنت من اهل الجنة؟ وانک من اهل الجنة، انه سیکون بعدنا قوم لهم نبز یقال لهم الرافضة فان ادرکتهم فاقتلوهم فانهم مشرکون)) (بحوالہ الصارم المسلول لابن تیمیہ)

"کیا تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کو انجام دینے سے تم جنتی بن جاؤ اور بلا شبہ آپ

علی (کرم اللہ وجہہ) ہمارے بعد ایک گروہ رافضہ آئے گا اگر تم انہیں پاؤ تو ان کو قتل سے دریغ نہ کرنا، وہ مشرک ہیں“۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((والغالية يقتلون باتفاق المسلمين وهم الذين يعتقدون الالهية والنبوة في علي وغيره مثل النصيرية والاسماعيلية الذين يقال لهم بيت صاد وبيت سين ومن دخل فيهم من المعطلة الذين ينكرون وجود الصانع أو ينكرون القيامة أو ينكرون ظواهر الشريعة مثل الصلوات الخمس وصيام شهر رمضان وحج البيت الحرام ويتأولون ذلك على معرفة اسرارهم وكتمان اسرارهم وزيارة شيوخهم ويرون ان الخمر حلال لهم ونكاح ذوات المحارم حلال لهم فان جميع هؤلاء الكفار أكفر من اليهود والنصارى))

(مجموعة فتاوى ابن تيمية ج۳۵ ص: ۴۰۶)

”غالی رافضہ مسلمانوں کے اتفاق کے ساتھ واجب القتل ہیں اور وہ ایسے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں الوہیت اور نبوۃ کا عقیدہ رکھتے ہیں جیسے کہ النصیریہ، الاسماعیلیہ جنہیں ”بیت صاد“ اور ”بیت سین“ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ ”معطلۃ“ بھی ان میں شامل ہیں جو کائنات کے بنانے والے کا انکار کرتے ہیں یا قیامت کا انکار کرتے ہیں یا شریعت کے ظواہر کا انکار کرتے ہیں مثلاً پانچ نمازیں، رمضان کے روزے، بیت الحرام کا حج اور پھر اس کی تاویل کرتے ہیں کہ وہ ان باتوں کے اسرار و رموز سے واقف ہیں اور اسے اپنے شیوخ کی زیارت پر محمول کرتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شراب حلال ہے اور ذی محرم کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ پس تمام ایسے لوگ کافر ہیں اور ان کا کفر یہود و نصاریٰ سے زیادہ سخت ہے“۔

((ولا يجب قتل كل واحد منهم اذا لم يظهر هذا القول أو كان في قتله مفسدة راجحة. ولهذا ترك النبي ﷺ قتل ذلك الخارجي ابتداءً لئلا يتحدث الناس ان محمداً يقتل أصحابه، ولم يكن اذ ذاك فيه فساد عام. ولهذا علي قتلهم أول ما ظهر لانهم كانوا خلقا كثيرا وكانوا داخلين في الطاعة والجماعة ظاهرا لم يحاربوا اهل الجماعة ولم يكن يتبين له أنهم هم))

(مجموعة فتاوى ابن تيمية ج:٦، ص:٤٢٣)

"ان میں ہر ایک کو قتل کرنا واجب نہیں جب کہ اس سے کوئی ایسی بات ظاہر نہ ہو یا اس کے قتل میں کوئی راجح مفسدہ ہو۔ اسی لیے نبی ﷺ نے اس پہلے ابتداء کرنے والے خارجی کو قتل کرنے سے اجتناب کیا تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں اور اس لیے کہ اس میں عام فساد برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔ جب وہ پہلی دفعہ ظاہر ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں، تو (شروع میں) ان کے قتل کو ترک کر دیا گیا کیونکہ اس وقت وہ خلقت کثیر تھے اور اطاعت وجماعت میں ظاہری طور پہ داخل تھے تو اہل جماعت نے ان کے خلاف قتال نہیں کیا لیکن انہیں جب یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق نبی صادق ﷺ نے خبر دی تھی (۱) تو انہوں نے ان سے قتال کیا"۔

((ولان علي بن ابي طالب طلب ان يقتل عبد الله بن سبا اول الرافضة حتى هرب منه ولان هؤلاء من اعظم المفسدين في الارض فاذا لم يندفع فسادهم الا بالقتل قتلوا))

(مجموعة فتاوى ابن تيمية ج:٦، ص:٤٢٣)

"امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سبا کو جو سب سے پہلا رافضی تھا، بلا بھیجا، تا کہ اسے قتل کریں تو وہ بھاگ گیا اور اس لیے کہ یہ لوگ زمین کے اوپر

سب سے بڑے فسادی ہیں پس اگر ان کا فساد قتل کے بغیر نہ جاتا ہو تو انہیں قتل کر دینا ہی بہتر ہے''۔

اور اس کے بعد کے ادوار میں ان کا کفر مسلمانوں سے بغض و عداوت کھل کر کفار و مشرکین سے معاونت کی صورت میں سامنے آیا۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وفیہم من معاونۃ الکفار علی المسلمین مالیس من الخوارج ..... والرافضۃ ہم معاونون للمشرکین والیہود والنصاری علی قتال المسلمین ..... وکذلک فی الحروب التی بین المسلمین وبین النصاری بسواحل الشام قد عرف اہل الخبرۃ ان الرافضۃ تکون مع النصاری علی المسلمین وانہم عاونوہم علی اخذ البلاد ..... واذا غلب المسلمون النصاری والمشرکین کان ذالک غصۃ عند الرافضۃ واذا غلب المشرکون والنصاری المسلمین کان ذلک عیدا ومسرۃ عند الرافضۃ))

(الفتاوی الکبری لابن تیمیۃ ج ۵ ص ۲۴۸)

''اور ان (روافض) میں وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں پر کافروں کی معاونت کرتے ہیں ..... اور رافضہ معاونت کرتے ہیں مشرکوں اور یہود و نصاریٰ کی مسلمانوں کے قتل عام کرنے پر ..... اور اسی طرح ان (صلیبی) جنگوں میں جو مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان ہوئیں شام کے ساحل پر۔ اہل خبر کے ہاں مشہور ہے کہ رافضہ مسلمانوں کے مقابلے میں نصاریٰ کے ساتھ ہوتے تھے اور مسلمانوں کے شہروں پر قبضہ کرنے میں نصاریٰ کی مدد کرتے تھے ..... اور جب مسلمانوں کو نصاریٰ اور مشرکین پر غلبہ حاصل ہوتا تو رافضہ کے نزدیک یہ بات غصہ والی ہوتی اور اگر مسلمانوں پر مشرک اور نصاریٰ غلبہ حاصل کرتے تو یہ بات ان کے لئے عید اور مسرت کا باعث ہوتی''۔

((وهذا هو السبب فيما شاع في العرف العام: ان اهل البدع هم الرافضة فالعامة شاع عندها ان ضد السني هو الرافضة فقط لانهم اظهر معاندة لسنة رسول الله ﷺ وشرائع دينه من سائر اهل الاهواء. وايضاً فالخوارج كانوا يتبعون القرآن بمقتضى فهمهم وهؤلاء انما يتبعون الامام المعصوم عندهم الذي لا وجود له. فمستند الخوارج خير من مستندهم. وايضاً فالخوارج لم يكن منهم زنديق ولا غال وهؤلاء فيهم من الزنادقة والغالية من لا يحصيه الا الله))

(مجموعة فتاوى ابن تيمية، ج ٦، ص ٤٢٦)

"یہ باتیں بیان کرتی ہیں کہ وہ عام اہل الاہواء سے بھی بدتر ہیں اور خوارج سے بھی زیادہ قتال کیے جانے کے مستحق ہیں۔ یہ سبب ہے جس کے بارے میں یہ عرف عام بن گیا ہے کہ اہل بدعت رافضی ہیں۔ اس لیے عام لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ سنی کا مخالف فقط رافضی ہے۔ کیونکہ وہ سنت رسول کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی اور عناد رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کی شریعت کے اہل الاہواء میں سب سے بڑے دشمن ہیں۔ اسی طرح خوارج بھی قرآن کی اتباع اپنی فہم کے تقاضوں کے مطابق کرتے تھے جبکہ یہ امام معصوم کی اتباع کرتے ہیں، جس کا کوئی وجود نہیں۔ خوارج کا مستدل ان کے مستدل سے بہتر تھا۔ اسی طرح خوارجیوں میں کوئی زندیق و غالی نہ تھا جبکہ ان میں زندیق و غالی اتنے ہیں جنہیں اللہ ہی بہتر جانتے ہیں"۔

((وكذلك الخروج والمروق يتناول كل من كان في معنى اولئك ويجب قتالهم بامر النبي ﷺ كما وجب قتال اولئك. وان كان الخروج عن الدين والاسلام انواعاً مختلفة وقد بينا ان خروج الرافضة ومروقهم أعظم بكثير))

(مجموعة فتاوى ابن تيمية، ج ٦، ص ٤٢٢)

"اسی طرح دین سے نکلنا اور اس سے خارج ہونا اس میں ہر وہ شخص شامل ہے جو اس

حتیٰ میں آئے اور ایسے لوگوں کے ساتھ جو نبی ﷺ کے ساتھ قتال واجب ہے جیسے کہ ان (رافضی) لوگوں کے ساتھ قتال واجب ہے اگرچہ اسلام سے خارج ہونے اور اس سے نکلنے کی بہت سی اقسام ہیں جنہیں ہم نے بیان کیا ہے کہ رافضہ کا خروج اور ان کا دین سے نکلنا بہت ہی عظیم ہے"۔

((والمقصود هنا أن يتبين أن هؤلاء الطوائف المحاربين لجماعة المسلمين من الرافضة ونحوهم هم شر من الخوارج الذي نص النبي ﷺ على قتالهم ورغب فيه، وهذا متفق عليه بين علماء الإسلام العارفين بحقيقته)) (مجموعة فتاوى ابن تيمية ج ٦، ص ٤٢٢)

"یہاں مقصود یہ ہے کہ یہ بیان کیا جائے کہ یہ محارب گروہ رافضہ وغیرہ ان خوارجیوں سے بدتر ہیں جن کے قتل کی نص نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائی ہے اور ان کے ساتھ قتال کی ترغیب دی ہے۔ یہ اس امر کی حقیقت کو جاننے والے علماء کے درمیان متفق علیہ مسئلہ ہے"۔

باب دوم

تاریخ روافض

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ہم نے تاریخ کا مطالعہ کیا تو اس کے ماضی و حاضر میں اور نہ ہی آنے والے مستقبل میں ہم نے کوئی ایسی قوم رافضیوں سے بدتر پائی ہے جس کی سیرت قباحتوں سے بھرپور ہو۔ اللہ تعالیٰ ان رافضیوں کو رسوا کرے کہ جنہوں نے اس کے دین کو بدل ڈالا اور اس کے سیدھے راستے کو ٹیڑھا کر دیا۔ اس اصل دین کو انہوں نے اوٹی معاملات سے بدل دیا اور یہودیوں کی خباثتوں اور عیسائیوں کی گمراہیوں کا ملغوبہ لے کر ایک ایسا دین نکالا تاکہ وہ نیا دین اسلام کے دشمنوں کے ایمان سے مناسبت رکھے۔ وہ ایک ایسا دین لے کر آئے جو اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اس امت کے آخری لوگ اس کے پہلوں پر (نعوذ باللہ) لعنت بھیجیں، قرآن مجید کا مکمل انکار کر دیں، شریعت کو معطل کر دیں، قبلہ کے بارے میں شرک کا ارتکاب کریں، یہاں تک کہ مسلمان اپنے قبلہ کو چھوڑ کر بلاد عجم کی طرف رخت سفر باندھنے لگ جائیں اور مسلمانوں میں دین کے نام پر فحاشی کو پھیلا دیں"۔

رافضیت کا اصل مقصد اسلام کی عمارت کو گرانا

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اسی لیے ہم نے اپنے رب اللہ تعالیٰ کی طرف معذرت کرتے ہوئے لازمی سمجھا کہ ہم اس قوم کے جرائم کو بے نقاب کریں شاید کہ وہ باز آ جائیں۔ رافضیت جو کہ گمراہی کے اندھیروں میں کھڑی ہے اس کی غرض دور راستوں سے اسلام کی عمارت کو گرانا ہے"۔

(۱) اس دین کی حقیقت کو مشکوک بنا دیا جائے اور اس کے عقائد کو فیل ثابت کر دیا جائے۔ اہل حق کے مذہب کے اندر شبہات پیدا کیے جائیں اور اس دین کے اصول و ضوابط میں شک پیدا کیا جائے۔ چاہے اس کے لیے اس دین کے اصول و فروع میں تحریف کرنی پڑ جائے تا کہ یہ دین ایک مسخ شدہ دین بن کر رہ جائے۔

(۲) دوسری طرف سیاسی میدان میں اسلامی حکومت کے خارجی و داخلی حلقوں کو کمزور کیا جائے۔

داخلی طور پر قوم کے اندر چھپ کر ان کے نفوس کو کمزور کیا جائے اور اصحاب غرض کے ذریعے انہیں امام اور خلیفۃ المسلمین کے خلاف خروج کے لیے ابھارا جائے یا خلیفہ کے خلاف جھوٹے الزامات و دعوے کر کے اس کا قتل کیا جائے۔ خارجی طور پر دین کے دشمنوں کے ساتھ تعاون کیا جائے اور ان کے ساتھ اتحاد قائم کیا جائے تا کہ وہ اسلامی حکومت کو گرانے میں مددگار ثابت ہوں"۔

رافضیت دراصل سبائیت کی پیداوار ہے

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"یہ وہ امور ہیں جو اصل بنیادی منہج ہیں جس کے اوپر "دین رافضیت" آغاز ہی سے اپنے یہودی موجد "عبداللہ بن سبا ملعون" کے ہاتھوں قائم ہے۔ وہ کمینہ انسان جسے اپنے آپ کو چھپانے کے لیے "حب اہل بیت" کے نعرے کے علاوہ کوئی سہارا نہ ملا جبکہ اس سے قبل وہ اپنے اسلام کا اظہار کر چکا تھا مگر اندرونی طور پر وہ یہودی ہی قائم رہا اور اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف رہا۔

ابن سبا اپنے اس منصوبے کے لیے مسلم معاشرے میں بہت سے کمزور نفوس اور خواہشات کے غلام ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گیا اور اسے ایسے اہل ہوس مل گئے جنہوں نے امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے خلاف فتنہ کھڑا کر دیا۔ اس کے علاوہ اس کو ایسے ساتھی بھی مل گئے جن کے ساتھ مل کر اس نے اسلامی دار الخلافہ کے باہر فتنہ کھڑا کرنے میں کامیاب ہو گیا یہاں تک کہ

ایسے لوگوں نے خلیفہ کو قتل کر ڈالا اور اس کی رعیت کو مشکل میں مبتلا کر دیا۔ اس نے ہی اپنے انہی خبیث ساتھیوں کی مدد سے صحابہ ؓ کے درمیان بھی اختلافات پیدا کرنے کی راہ نکال لی اور ایک دفعہ پھر مسلم معاشرے میں قبائلی عصبیت پھیل گئی جس کو ختم کرنے کے لیے اسلام آیا تھا۔ انھوں نے آل بیت کے نام پر فتنہ کھڑا کیا اور لوگوں کو بھی فتنہ میں مبتلا کیا یہاں تک کہ کتاب و سنت کو ہم تک نقل کرنے والے صحابہ ؓ کی صداقت میں تشکیک پیدا کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ اس کام کے لیے انہوں نے آل بیت کی محبت کا لبادہ اوڑھا بلکہ اس میں مبالغہ کرتے ہوئے ان کے لیے ''عصمت'' کا عقیدہ گھڑ لیا۔ یہاں تک کہ اس سبائی فرقہ نے علی بن ابی طالب ؓ کے بارے میں الوہیت کا عقیدہ گھڑ لیا۔

میں کہتا ہوں کہ جب ابن سبا کے پیروکاروں نے دیکھا کہ وہ اپنے ان سارے مکر و فتنوں میں کامیاب ہو گیا ہے تو رافضیوں نے اسی طریق کو جاری رکھا اور اسی منہج پر وہ اپنے پہلے دن سے آج تک عمل پیرا ہیں۔ علماء سلف نے اپنی کتب و بیانات میں رافضیت اور ان کے دین کی حقیقت کو آشکار کیا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ ''المنہاج السنۃ النبویۃ'' میں فرماتے ہیں:

''والرافضة ليس لهم سعي إلا في هدم الإسلام ونقض عراه وإفساد قواعده''

''رافضیوں کی ہر سعی اسلام کے قواعد کو گرانے کے لیے ہی ہوتی ہے''۔

امام ابن تیمیہ ؒ ''المنہاج السنۃ النبویۃ'' میں کہتے ہیں:

''اسی لیے تو دیکھے گا کہ رافضی ہمیشہ اسلام کے دشمنوں اور مرتدین کی مدد کرتے ہیں''۔

رافضہ کے بارے میں سلف کے اقوال

شیخ مصعب الزرقاوی شہید ؒ فرماتے ہیں:

''امام البخاری ''خلق افعال العباد'' میں کہتے ہیں:

''ما أبالي صليت خلف الجهمي والرافضي أم صليت خلف اليهود والنصارى، ولا يسلم عليهم ولا يعادون، ولا يناكحون، ولا يشهدون، ولا تؤكل ذبائحهم''

"میں اس میں فرق نہیں جانتا کہ میں کسی جہمی کے پیچھے نماز پڑھوں یا رافضی کے پیچھے یا یہودی وعیسائی کے پیچھے۔ ان پر سلام نہ کیا جائے، ان کی عیادت نہ کی جائے، نہ ان سے نکاح کیا جائے نہ ان کے جنازے میں حاضر ہوا جائے اور نہ ہی ان کا ذبیحہ کھایا جائے"۔

امام احمد بن یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لو ان یهودیا ذبح شاة وذبح رافضی لأکلت ذبیحة الیهودی ولم آکل ذبیحة الرافضی، لانه مرتد عن الاسلام"

"اگر ایک یہودی ایک بکری ذبح کرے اور ایک رافضی ایک بکری ذبح کرے تو میں یہودی کا ذبیحہ کھالوں گا اور رافضی کا ذبیحہ نہیں کھاؤں گا کیونکہ وہ اسلام سے مرتد ہے"۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ ان عیسائیوں کے جواب میں کہتے جو رافضیوں کے قول سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرآن مجید تحریف شدہ ہے وہ فرماتے ہیں:

"واما قولهم یعنی النصارٰی فی دعوی الروافض تبدیل القرآن۔ فان الروافض لیسوا من المسلمین"

"اور ان عیسائیوں کا یہ کہنا کہ رافضیوں کا دعوی ہے کہ قرآن محرف ہے تو رافضی مسلمان ہی نہیں ہیں"۔

چنانچہ مشہور تابعی ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جب فتنوں کا ظہور ہوا اور بدعتیں رواج پاگئیں اور لوگ ہمارے پاس حدیث بیان کرنے آتے تھے تو ہم انہیں کہتے:

"سموا لنا رجالکم فان کان من اهل السنة فیؤخذ حدیثهم وان کان من اهل البدعة والروافض یطرد حدیثهم"

"ہمیں اپنے راویوں کا تعارف کرواؤ پس اگر وہ اہل السنۃ میں سے ہوتے تو ہم ان کی احادیث لے لیتے اور اگر وہ بدعتی رافضی ہوتے تو ہم انکی حدیثیں چھوڑ دیتے تھے"۔

یہاں تک کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

"انهم شر من عامة اهل الأهواء واحق بالقتال من الخوارج"

"بے شک وہ عام اہل ہوا پرستوں سے بھی بدتر ہیں اور خوارج سے زیادہ قتال کے حق دار ہیں"۔

اہل سنت والجماعت کی مخالفت

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اسی طرح (رافضیوں کی کتاب) "عیون الاخبار الرضی" میں ہے کہ ایک صدوق نے علی بن اسباط سے روایت کی وہ کہتا ہے کہ میں نے رضا علیہ السلام سے کہا کہ کوئی مسئلہ پیش آجاتا ہے لیکن مجھے اس کی حقیقت کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا اور جس شہر میں میں رہتا ہوں وہاں کوئی ایسا بھی نہیں کہ اس سے فتویٰ لوں تو انہوں نے کہا:

(ائت فقيه البلد فاستفته في امرک فاذا افتاک بشيء فخذ بخلافه فان الحق فيه)

"تو شہر کے (سنی) فقیہ کے پاس جا اور اپنے معاملے میں اس سے فتویٰ لے اور جب وہ تجھے فتویٰ دیدے تو اس کے خلاف عمل کر کیونکہ حق اسی میں ہے"۔

(رافضی) نعمت اللہ الجزائری اپنی کتاب "انوار النعمانية" میں کہتا ہے:

"ہم کہتے ہیں کہ وہ رب جس کے نبی محمد ہیں اور ابوبکر ان کے خلیفہ ہیں وہ ہمارا رب نہیں ہے اور نہ ہی ایسا نبی ہمارا نبی ہے"۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض وعناد

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ابوبکر و عمر پہ طعن صرف دو آدمی ہی کر سکتے ہیں:

(۱) منافق، زندیق، اسلام کا دشمن کوئی ملحد یہاں تک کہ وہ اس طعن میں بڑھتا ہوا نعوذ

بالفد رسول اللہ ﷺ کی ذات پر اور دین پر بھی طعن کرنے لگ جاتا ہے۔ یہی حال تھا اس مذہب کے پہلے بدعتی موجد کا اور باطنیہ فرقے کے آئمہ کا۔

(۳) یا کوئی جاہل جو اپنی جہالت میں افراط و تفریط کا شکار ہو، یا خواہش کا پجاری ہو اور یہ غالب عام شیعوں کی حالت ہے چاہے وہ باطنی طور پر مسلمان ہی ہوں"۔

ابن کثیر الدمشقی فرماتے ہیں:

"اس آیت سے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ (الفتح: ۲۹) امام مالک رحمہ اللہ نے رافضیوں کی تکفیر کا مسئلہ اخذ کیا، وہ جو صحابہؓ سے بغض رکھتے ہیں کیونکہ وہ ﴿لِيَغِيْظَ بِهِمُ﴾ ان سے غیظ کھاتے ہیں اور جو کوئی صحابہؓ کے ساتھ غیظ کھائے تو وہ اس آیت کے سبب کافر ہے۔ علماء کے ایک گروہ نے ان کی اس معاملے میں موافقت کی ہے"۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے بہت ہی اچھی بات کہی ہے کہ

"امام مالک رحمہ اللہ نے نہایت احسن بات کہی اور انہوں نے اس کی بہترین تاویل فرمائی ہے پس جس کسی نے بھی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا بھی تنقص کیا یا اس کی روایت میں طعن کیا تو اس نے اللہ کی بات کو جھٹلایا اور مسلمانوں کی شریعت کو باطل ٹھہرا دیا"۔

ابن عبدالقوی رحمہ اللہ امام احمد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں:

"امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ صحابہؓ پر تبرا کرنے والے اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو گالی دینے والے اور ان پر الزام لگانے والے کو کافر قرار دیتے تھے اور ایسے شخص کے لیے یہ آیت تلاوت کرتے ﴿يعظكم الله ان تعودوا لمثله ابدا ان كنتم مومنين﴾ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ ایسی بات آئندہ مت دہراؤ اگر تم مومن ہو"۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ "ہشام بن عمار فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا:

من سب ابا بکر و عمر ادب ومن سب عائشة قتل لأن الله تعالى يقول
يعظكم الله ان تعودوا لمثله ابدا ان كنتم مؤمنين. فمن سب عائشة فقد
خالف القرآن ومن خالف القرآن قتل"

"جس نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دی اسے تادیبی سزا دی جائے گی اور جس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو گالی دی اسے قتل کر دیا جائے گا کیونکہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ ایسی بات کبھی دوبارہ نہ کرنا اگر تم مومن ہو۔ کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو گالی دینا قرآن کی مخالفت ہے اور جو قرآن کی مخالفت کرتا ہے وہ قتل کیا جائے گا"۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے مروی ہے جسے خلال نے ابوبکر المروزی سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں:

"سألت ابا عبد الله عن يشتم ابابكر وعمر وعائشة رضي الله عنهم قال ما أراه على الاسلام"

"میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سوال کیا اس شخص کے متعلق جو ابوبکر و عمر و عائشہ کو گالی دیتا ہے تو انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ وہ اسلام پر ہے"۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب "الصارم المسلول" میں کہتے ہیں:

"جس نے یہ گمان کیا کہ قرآن میں نقص ہے یا اس سے کچھ چھپایا گیا ہے یا اس نے قرآن میں ایسی باطنی تاویلات کی، اس کے تمام شروع اعمال ساقط ہیں ایسے لوگوں کے کفر میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ جس نے یہ سمجھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے سوائے چند لوگوں کے جن کی تعداد دس سے کچھ اوپر تک ہے اور ان کے عامہ پر فسق کا حکم لگایا۔ میں ایسے شخص کے کفر میں بھی کوئی شک نہیں کیونکہ ایسا کرنے والا قرآن کی نصوص کا انکار کر رہا ہے۔ ان نصوص نے متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کی صحابہ رضی اللہ عنہم پر رضا کا ذکر کیا ہے اور ان کی تعریف کی ہے۔ بلکہ جو کوئی ایسے شخص کے کفر میں شک کرے اس کا کفر بھی متعین ہے۔ کیونکہ رافضیوں کی اس بات کا

خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ کتاب وسنت کے نقل کرنے والے کافر یا فاسق ہیں۔ یہ آیت ﴿کنتم خیر امة اخرجت للناس﴾ "تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے"۔ تو جس نے انہیں بہترین قرار دیا وہ قرآن ہے اور اگر ان پہلے لوگوں کے عام کافر یا فاسق ہیں تو پھر اس کا خلاصہ یہ رہ جاتا ہے کہ یہ امت شریر ترین امت ہے اور اس امت کے پہلے لوگ شریر لوگ تھے۔ اسلام میں ایسے بندے کا کفر معلوم ہے"۔

ابولولوء فیروز رافضیوں کا ہیرو

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

"ہم یہاں یہ بات ذکر کرتے ہیں کہ یہ خیانت اور یہ جرم رافضیوں کا پہلا جرم تھا حالانکہ اس وقت تک رافضی فرقہ بالفعل بطور سیاسی فرقہ کے ظاہر نہ ہوا تھا۔ اس کے دو سبب ہیں:

(۱) ابولولوء مجوسی پہلا شخص تھا جس نے مسلم حاکم کا سیاسی قتل کیا جبکہ وہ اسلام کے خلاف کینہ و بغض چھپائے ہوئے تھا اور یہی وہ ظلمت کا رستہ ہے جس سے باقی ماندہ رافضیوں نے راہ نکالی۔

(۲) اس کے بعد رافضیوں نے اسے اپنے ہیروز میں شمار کیا اور اسی سے سنت قتل کو اپنی بنیاد قرار دیا اور اپنے جرائم کے لیے قانونی حیثیت سے سراہا یہاں تک کہ وہ اپنی کتب میں اس کا ذکر کرتے ہیں بلکہ انہوں نے اپنے گڑھ ایران میں اس کے لیے ایک قبر اور مزار بھی تعمیر کیا جہاں وہ اس کی قبر کا طواف کرتے اور اس پر نذریں مانتے ہیں۔

یہ بات جاننی چاہیے کہ ایران کے شہر "کاشان" میں ایک علاقہ ہے جسے "باغیین" کہا جاتا ہے جو کہ ایک گمنام فوجی کی طرف منسوب ہے اور اس میں ابولولوء فیروز مجوسی فارسی کتے کی وہمی قبر ہے جو کہ خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے جبکہ انہوں نے اس جگہ کو ایسا نام دیا جس کا معنی ہے "بابا شجاع الدین کی قبر" اور بابا شجاع الدین یہ وہ لقب ہے جو انہوں نے عمر فاروق کو قتل کرنے کے سبب اس خنزیر کو دے رکھا ہے اور دیواروں پر فارسی میں لکھا ہے:

"مرگ بر ابوبکر، مرگ بر عمر، مرگ بر عثمان"

"موت ابوبکر کے لیے، موت عمر کے لیے، موت عثمان کے لیے"۔ (نعوذ باللہ)

اس معاملے کو کتاب "للّٰہ ثم للتاریخ" کے مصنف سید حسین الموسوی جو کہ ان (روافض) کے ایسے قلیل علماء میں سے ہے جن کی فطرت کو اللہ تعالیٰ نے سالم رکھا، نے بھی ذکر کیا ہے۔ یہ زیارت گاہ ایسی ہے کہ جہاں ایرانی زیارت کے لیے آتے ہیں اور وہاں اموال اور نفقات دیتے ہیں۔ یہ جگہ میں (الزرقاوی) نے خود بنفس نفیس دیکھی ہے۔ ایران کی وزارت ارشاد نے اس کی توسیع و تجدید بھی کی ہے جبکہ اس کے علاوہ انہوں نے ایسے مبارکبادی کے کارڈ بھی چھاپ رکھے ہیں جن پر اس زیارت گاہ کی تصویریں چھپی ہیں۔ جنہیں خطوط و رسائل کے تبادلے میں استعمال کیا جاتا ہے"۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ "المنهاج السنة النبوية" میں فرماتے ہیں:

"اسی لیے تو دیکھے گا کہ شیعہ ہمیشہ اسلام کے دشمنوں اور مرتدین کی مدد کرتے ہیں جیسے کہ مسیلمہ کذاب لعین کے وجاع بنی حنیفہ کے لوگ نے کی۔ اور ان کے بارے میں (شیعہ) کہتے ہیں کہ یہ لوگ مظلوم تھے جیسے کہ اس صاحب کتاب نے بھی ذکر کیا ہے۔ اسی طرح وہ ابولولوہ کافر مجوسی کی نصرت کرتے ہیں اور ان میں سے بعض یہاں تک کہتے ہیں "اللهم ارض عن ابی لوءة لوءة واحشرني معه" اے اللہ ابو لولوہ سے راضی ہو جا اور میرا خاتمہ اس کے ساتھ کرنا۔ جبکہ بعض ان میں اپنی لڑائیوں میں کہتے ہیں "وا ثارات ابی لوءة لوءة" ہائے ابولولوہ کا انتقام۔ جس طرح وہ تصویروں میں ایسا کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ کو قید میں دکھاتے ہیں۔ یہ خنزیر ابولولوہ اہل اسلام کے اتفاق کے ساتھ کافر ہے"۔

اہل بیت کی محبت کا دم بھرنے والے روافض ہی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

"رافضی اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، آپ ﷺ کی اولاد کی نصرت کا دم بھرتے ہیں، جناب حسین رضی اللہ عنہ پر روتے ہیں پھر اپنے موتھوں پر تھپڑ مارتے ہیں اور اہل السنۃ پر یہ بہتان دھرتے ہیں کہ وہ ناصبی ہیں یعنی اہل بیت سے دشمنی رکھتے ہیں۔ یہ رافضی وہی لوگ ہیں جنہوں نے جناب حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا جبکہ اس سے قبل وہ جناب حسن رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کرنے کے درپے تھے۔ یہ تمام باتیں ان (روافض) کے اصل مراجع اور امہات الکتب میں ثابت ہیں۔

کتاب "الارشاد للمفید" میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا قول مذکور ہے۔ جب انہوں نے رافضیوں کے خلاف بددعا کی۔ اسی طرح کتاب "الاحتجاج" میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا:

"لکنکم اسرعتم الی بیعتنا کطیرۃ الدباء وتہافتم کتہافت الفراش، ثم نقضتموھا سفھا وبعدا وسحقا لطواغیت ھذہ الامۃ وبقیۃ الاحزاب ونبذۃ الکتاب، ثم انتم ھؤلاء تتخاذلون عنا وتقتلوننا، الا لعنۃ اللہ علی الظالمین"

"لیکن تم نے ہمارے گھروں پر وحشیانہ دھاوا بول دیا اور ہمارے عہد کو توڑ دیا، دوری و بربادی ہے اس امت کے طاغوتوں اور بچے کھچے گروہوں اور کتاب اللہ کو چھوڑنے والے گروہوں کے لیے۔ پھر اب تم ہمیں رسوا کرتے ہو اور ہمیں ہی قتل کرتے ہو خبردار اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر"۔

رافضیوں کی کتاب "الاحتجاج" میں ہی ہے امام زین العابدین نے اہل کوفہ سے کہا:

"ھل تعلمون انکم کتبتم الی ابی وخدعتموہ واعطیتموہ من انفسکم العھد والمیثاق ثم قاتلتموہ وخذلتموہ بای عین تنظرون الی رسول اللہ ﷺ وھو یقول لکم قاتلتم عترتی وانتہکتم حرمتی فلستم من امتی"

"کیا تم جانتے ہو کہ تم ہی نے میرے والد کی طرف خط لکھا، اور پھر انہیں دھوکہ دیا اور تم

نے تو انھیں پختہ عہد و پیمان دیا پھر تم نے ہی انھیں قتل کر دیا اور انھیں رسوا کر ڈالا۔ تم کس نظر سے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھو گے جبکہ وہ فرمائیں گے کہ تم نے میری اولاد کو قتل کر دیا اور میری حرمت کو رسوا کر ڈالا تم میری امت میں سے نہیں ہو"۔

اسی طرح "الاحتجاج" میں فاطمہ الصغریٰ ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اہل کوفہ کو اپنے خطبہ میں کہا:

(یا اہل الکوفہ، یا اہل الغدر والمکر والخیلاء، انا اہل البیت ابتلانا اللہ بکم، وابتلاکم بنا فجعل بلائنا حسناً فکفرتمونا وکذبتمونا ورایتم قتالنا حلالاً واموالنا نہباً کما قتلتم جدنا بالامس، وسیوفکم تقطر من دمائنا اہل البیت. تباً لکم فانتظروا اللعنۃ والعذاب فکان قد حل بکم ویذیق بعضکم باس بعض، وتخلدون فی العذاب الالیم یوم القیامۃ بما ظلمتمونا، الا لعنۃ اللہ علی الظالمین. تباً لکم یا اہل الکوفہ کم قراتم لرسول اللہ قبلکم ثم غدرتم باخیہ علی بن ابی طالب وجدی وبنیہ وعترتہ الطیبین)

"اے اہل کوفہ..... اے اہل غدر و مکر و تکبر! اللہ نے ہم اہل بیت کی تمہارے ذریعے آزمائش کی اور ہمارے ذریعے تمہاری آزمائش کی۔ تو اس نے ہماری آزمائش کو آزمائش حسنہ بنا دیا تو تم نے ہمارا انکار کر دیا، ہمیں جھٹلایا اور ہمارے ساتھ لڑائی کو حلال کر لیا اور ہمارے اموال کو لوٹنا مباح کر لیا جیسے کہ تم نے اس سے قبل ہمارے جد امجد کو قتل کیا۔ تمہاری تلواروں سے اہل بیت کا خون ٹپک رہا ہے۔ تم پر تباہی ہو، پس تم اللہ کے عذاب اور اس کی لعنت کا انتظار کرو کہ وہ تم پر آیا چاہتی ہے۔ اللہ تمہارے بعض کا زور تمہارے اوپر مسلط کرے اور ہم پر ظلم کرنے کے سبب تم قیامت تک دردناک عذاب میں مبتلا رہو۔ خبردار! اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر۔ اے اہل کوفہ تم پر تباہی ہو تم نے اس سے قبل اللہ کے رسول اور آپ کی اولاد کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ پھر تم نے ان

کے بھائی اور میرے دادا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹوں کے ساتھ غداری کی۔ ان کی یہ باتیں سن کر اہل کوفہ کے ایک فرد نے بڑے فخر سے جواب دیا۔

نحن قتلنا عليا وابن علي	بسيوف هندية ورماح
وسبينا نساءهم سبي ترك	ونطحناهم فأي نطاح

"ہم نے علی اور اس کے بیٹے کو تیز دھار ہندی تلواروں اور نیزوں سے قتل کیا اور ان کی عورتوں کو ترکوں کی طرح قیدی بنایا انہیں زخمی کیا پس کیا ہی زخمی کرنا تھا"۔

ان دو روایتوں پر تعلیق لگاتے ہوئے "سید حسین الموسوی" کہتا ہے:

"یہ دو نصوص ہمیں بیان کرتی ہیں کہ جناب حسین رضی اللہ عنہ کے حقیقی قاتل کون ہیں؟ وہ کوفہ کے شیعہ ہیں یعنی ہمارے آباؤ اجداد تو پھر ہم اہل السنۃ کو حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا کیوں کر ذمہ دار ٹھہراتے ہیں؟"

جب ہم کتب رافضہ اور ان کے اقوال کا ذکر کرتے ہیں جو ان کے ہاں معتمد ہیں تو اس سے ہم ان اقوال و روایت کی حاجت میں نہیں ہوتے بلکہ ہم تو انہیں اس لیے وارد کرتے ہیں تا کہ ﴿وشهدوا على انفسهم﴾ انہوں نے خود اپنے اوپر گواہی دی...... کے باب میں خود ان پر گواہی قائم ہو جائے۔ جا دو وہ جو سر چڑھ کے بولے......!

لیکن ہمیں یہاں وقفہ تفکر کرنا ہے اور اہل بیت کے خلاف ہونے والی ان خیانتوں پر غور و تامل کرنا ہے۔ پس اگر ان لوگوں نے ان مقدس لوگوں کے ساتھ یہ سلوک کیا جن کے ساتھ وہ محبت کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ ان کی محبت میں مبالغہ کرتے ہیں تو ان کے علاوہ لوگوں کے ساتھ ان کا برتاؤ کیسا ہوگا۔ یہاں عبرت پکڑنے والے کی ماتحد تامل کی ضرورت ہے۔ پس اگر ان کی خیانتیں اپنے محبوبوں کے ساتھ اس قدر ہیں تو پھر باقی مسلمانوں کے ساتھ کیسی ہوں گی جن کا مظاہرہ آج ہم (پوری دنیا میں) دیکھ رہے ہیں جبکہ وہ کافروں کی طرف دوڑتے بھاگتے جاتے ہیں۔ ان سے دوستیاں لگاتے ہیں اور ان کے کفر میں تعاون کرتے ہیں"۔

تاریخ بغداد کا المناک باب

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جب خلافت عباسیہ کا دوسرا دور شروع ہوا تو ہم دیکھتے ہیں کہ رافضیوں نے دوبارہ سامنے آنا شروع کیا لیکن اس دفعہ ایک نئے روپ میں اور وہ تھا "تقیہ کا لباس" جس کا وہ عقیدہ رکھتے ہیں تا کہ انہیں حکومت مل جائے۔ ایسے جیسے کوئی بھیڑیا بکری کا لباس پہن لے اور اس سے چرواہا دھوکہ کھا جائے اور اپنے ریوڑ کو خطرے میں ڈال دے اور اپنے دین و دنیا کے امر سے غافل ہو جائے۔

تو وہ بھیس بدل بدل کے بڑے عہدے داروں کے دروازوں پر اپنے نفاق کو چھپائے ہوئے جمع ہونے لگے اور سری و جہری ان کی اطاعت کا اظہار کرنے لگے اور اندرون خانہ ان کی سرگرمیاں جاری رہیں یہاں تک کہ بہت سے عباسی خلفاء ان سے دھوکہ کھا گئے۔ پس دیکھنے والا دیکھتا ہے کہ وہ ہمیشہ حکومت میں اعلیٰ اور حساس مناصب اور عہدوں کے پیچھے بھاگتے نظر آتے ہیں۔

ایسا ہی ایک مشہور رافضی "ابن العلقمی" تھا جس کو عباسی خلیفہ معتصم نے غفلت وضیاع میں گرتے ہوئے وزیر بنا ڈالا جبکہ اسے اس کے اجداد اور رافضہ کی تاریخ سے عبرت حاصل کرنا چاہیے تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں جس بات کا فیصلہ ہو چکا تھا وہ ہونے کو تھی اور تاریخ ہمارے لیے رقم کرتی ہے کہ یہ اہل السنہ کے خلاف ان جرائم کا ارتکاب کرتے رہے اور ہر دور میں ان کے خلاف گھات لگا کر بیٹھے رہے۔

پس اس کی جڑ اہ عباسی خلیفہ کو یا ملی کہ اس حاقد ابن العلقمی نے اپنے رافضی مجوسی استاد نصیر الدین الطوسی کے ساتھ مل کر ملک کو تباہ کر دیا اور بندوں کو قتل کروا دیا اور خلیفہ کو معزول کروا دیا۔ اس نے ہی تاتاریوں کے بادشاہ "ہلاکو خان" کے ساتھ مراسلت کر کے اسے بغداد پر حملہ کرنے کی طمع دلائی اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس کی نصرت کرے گا اور اس کے مقابل اس کو حکومت عطا کی

جائے گی۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس (ابن علقمی رافضی) نے تاتاریوں سے مکاتبت کی اور انہیں طمع دلوائی کہ ملک پر قبضہ کرلیں اور ان کے لیے اس نے کام آسان کر دیا اور انہیں ساری حقیقت بیان کی اور فوجیوں کی کمزوریاں بیان کی اور اس میں اس کی طمع صرف یہ تھی کہ ''اہل السنۃ'' کا مکمل صفایا ہو جائے اور بدعتی رافضیوں کا ظہور ہو اور خلافت فاطمیوں کے ہاتھوں چلی جائے اور علماء و مفتیان قتل کر دیے جائیں ..... اور اللہ اپنے امر میں غالب ہے''۔

چنانچہ امام الذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''۶۵۶ ہجری میں اللہ کا امر بغداد پر پورا ہو گیا اور وہ اوندھے منہ اپنے چھتوں پر گر گیا اور ایسے بھوسے کی طرح ہو گیا کہ گویا یہاں کبھی کوئی شہر تھا ہی نہیں ..... انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ..... اس شہر میں منگولوں نے اپنے مشکل پن کا مظاہرہ کیا، بادشاہوں اور منافقوں نے ان کا ساتھ دیا اور ہر اس شخص نے ان کا ساتھ دیا جو رب العلمین پہ ایمان نہ رکھتا تھا اور یہ ابن العلقمی وزیر مسلمانوں پر والی تھا لیکن یہ بہت کٹر رافضی تھا''۔

پھر بغداد میں تلوار کا راج تھا، عزتیں لٹ گئیں، لوگ قتل ہو گئے اور ہر چیز کو آگ لگا دی گئی اور ..... بغداد میں قیامت برپا ہو گئی ..... و لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم تیس سے کچھ اوپر دنوں تک قتل و غارت گری کا بازار گرم رہا ہر روز تاتاری ایک محلے میں داخل ہوتے اور اس محلے کا نام و نشان مٹا دیتے یہاں تک کہ خون کی ندیاں بہہ گئیں اور پورا شہر مقتولین کی لاشوں سے اٹ گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں دس لاکھ اسی ہزار افراد کو تہ تیغ کر دیا گیا۔ جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ آٹھ لاکھ افراد قتل ہوئے جبکہ یہ ایسا معاملہ ہے جسے ضبط میں لانا ممکن نہیں۔ پس انہوں نے رستوں، چوراہوں، گھروں اور چھتوں پر اور ہر جگہ قتل عام کیا جس کا شمار نہیں۔ بلکہ یہ ایسی عظیم جنگ تھی کہ اسلام میں اس سے قبل

ایسی لڑائی نہ ہوئی تھی۔ انہوں نے عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ جبکہ اس کے علاوہ علماء، امراء اور اکابرین کی بہت بڑی جماعت کو قتل کیا گیا۔ بغداد پر آگ کا راج تھا یہاں تک کہ اسلام کا دارالخلافہ جل اٹھا، جامع الکبیر جل گئی اور بے مہار آگ نے بدنصیب کتب خانے کی راہ دیکھ لی اور آگ ہر طرف پھیل گئی اور اس سے بچنے والوں میں صرف یہی ملعون رافضی تھے۔

یہ بات سب کے علم میں آنی چاہیے کہ رافضی قوتوں کی سیاہ تاریخ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ ان کا امن پسند لوگوں کو قتل کرنا، انہیں خوف و رعب میں مبتلا کرنا، ان کے ایسے ہی جرائم ہیں جنہیں آج وہ پھر ارض دجلہ و فرات عراق میں دہرا رہے ہیں۔ آج انہوں نے (عراقی) پولیس میں بھرتی ہو کر اپنے چہرے کو چھپا لیا تا کہ ان کے لیے قانونی اختیار کی راہ آسان ہو جائے۔ وہ آج بے گناہ لوگوں کو گھروں سے اٹھاتے ہیں اور پھر انہیں تعذیب دے کر قتل کر دیتے ہیں اور مسلمانوں کی عورتوں پر زیادتی کرتے ہیں اور مسلمانوں کے گھروں سے تفتیش کے بہانے اموال لوٹتے ہیں اور کوئی انہیں منع کرنے والا نہیں۔ ان کے جرائم اہل السنۃ کے اہل علم لوگوں، علماء، پروفیسرز اور ڈاکٹرز، قضاۃ اور اساتذہ کے قتل میں بھی بہت بڑھ گئے ہیں۔ آج رافضیوں کے علاوہ کون ان کا شکار کھیل رہا ہے جب ان کو ان تمام باتوں کے احکام ان کے مجوسی مرجع سے مل رہے ہیں اور ان کے ایسے بیانات انٹرنیٹ پر بھی شائع ہو چکے ہیں جنہیں ہر عاقل وغیر عاقل نے پڑھ لیا ہے اور جن کے انکار کی کوئی مجال نہیں“۔

عصر حاضر کی حکومتیں اور روافض

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اس دور میں عجیب بات یہ بھی ہے کہ حکومت سعودیہ (اور دوسری حکومتوں کو اس پر قیاس کر لیجیے) جو پہلے ان کے ساتھ دشمنی کی آواز لگایا کرتی تھی اور شیعہ کے آئندہ خطرے سے متنبہ کیا کرتی تھی آج ہم انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ ان کے قریب ہو رہے ہیں اور ان کے ساتھ بیٹھ رہے ہیں اور ان

کے ساتھ سرکاری سطح پر تعلقات استوار کر رہے ہیں۔ حالانکہ (حکومت سعودیہ کی تدبیر پر چلنے والا ادارہ) "لجنة دائمة للبحوث والافتاء" نے بھی رافضہ کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔

ایک سوال کے جواب میں جو ان کی طرف ایک سائل نے بھیجا تھا جو کہتا ہے:

"میں ایک ایسے قبیلے سے ہوں جو کہ شمالی حدود میں رہائش پذیر ہے۔ ہم اور عراق کے کچھ قبائل اکٹھے رہتے ہیں۔ ان کا مذہب شیعہ بت پرستی کا ہے۔ انہوں نے ایسے قبے بنائے ہوئے ہیں جسے وہ حسن، حسین اور علی کا نام دیتے ہیں اور جب وہ کھڑے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں "یا علی، یا حسین"۔ لیکن ہمارے قبیلے کے بعض لوگوں نے ان کے ساتھ تعامل روا رکھا ہے کہ نکاح میں اور تمام احوال میں۔ میں نے ان کو کئی بار نصیحت کی لیکن وہ میری بات نہیں سنتے جبکہ وہ بستیوں کے عہدہ دار لوگ ہیں۔ میرا علم ان کے علم سے زیادہ بھی نہیں لیکن میں اس بات سے کراہت کرتا ہوں اور ان سے انتشار بھی نہیں کرتا جبکہ میں نے سن رکھا ہے کہ ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا لیکن یہ لوگ ان کا ذبیحہ بھی کھاتے ہیں اور اس بات میں احتیاط نہیں برتتے۔ میری آپ جناب سے یہ درخواست اس مسئلہ میں جو میں نے ذکر کیا ہے کہ ہمارے اوپر کیا واجب ہے اس کی توضیح فرمائیں؟؟"

تو لجنة کا جواب یہ تھا:

"اگر حقیقت ایسے ہی ہے جس کا تم نے ذکر کیا ہے کہ وہ علی و حسن کو پکارتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تو ایسے لوگ مشرک ہیں اور شرک اکبر کے مرتکب ہیں اور ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔ پس یہ ہرگز جائز نہیں کہ ہم مسلمان بیٹیوں کی شادی ان کے ساتھ کریں اور نہ ہی ہمارے لیے یہ جائز ہے کہ ان کی عورتوں سے نکاح کریں۔ نہ ہی ہمارے لیے یہ جائز ہے کہ ہم ان کا ذبیحہ کھائیں۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں۔

﴿و لا تنكحوا المشركات حتى يؤمن و لأمة مؤمنة خير من مشركة

﴿ولا تنكحوا المشركات حتى يؤمن ولأمة مؤمنة خير من مشركة ولو اعجبتكم ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا ولعبد مؤمن خير من مشرك ولو اعجبكم اولئك يدعون الى النار والله يدعوا الى الجنة والمغفرة باذنه ويبين آياته للناس لعلهم يتذكرون﴾

اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ ایک مومن لونڈی ایک مشرک عورت سے بہتر ہے چاہے تمہیں وہ اچھی لگے اور نہ ہی مشرک مردوں سے نکاح کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور ایک مومن غلام ایک مشرک سے بہتر ہے چاہے تمہیں بھلا معلوم ہو۔ یہ لوگ آگ کی طرف بلانے والے ہیں اور اللہ ﷻ جنت و مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اپنی آیات کو کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔

وبالله التوفيق وصلى الله على محمد وعلى آله وصحبه وسلم

''اللجنة الدائمة للبحوث والافتاء''

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

''ہم نے ان رافضیوں کا ذکر ہر ایک خیانت کے ساتھ کیا ہے۔ بعض جرائم محض دینی ہیں جو کہ عبادات اور شعائر سے متعلق ہیں جن کا مقصد دین کی عمارت کو گرانا اور اس کے اندر تحریف کرنا ہے۔ بعض جرائم سیاسی ہیں جن کا ارتکاب غداری اور داخلی قتل غارت گری کے ذریعے کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بیرونی طاقتوں کی مدد بھی کی گئی ہے تاکہ اسلامی حکومت کی عمارت کو گرا دیا جائے''۔

لبنانی حزب اللہ کا بھیانک کردار

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

''ایک ضرب المثل ہے کہ ''اذا اختلف السراق ظهر المسروق'' جب چوروں میں اختلاف ہوگا تو چوری کا مال پکڑا جائے گا'' اور کہا جاتا ہے کہ ''الاعتراف سيد

الادلة" "اعتراف سب سے بڑی دلیل ہے" اور کسی کی اپنے اہل پر دی ہوئی شہادت سے بڑھ کر کوئی شہادت نہیں ہوتی۔ پس ابی (لبنانی رافضی) حزب کے پہلے امین العام "صبحی الطفیلی" نے حزب سے بہت سی توجیہات میں اختلاف کرتے ہوئے "الجزیرۃ چینل" سے اپنی ملاقات میں کہا:

"اگر لبنانی بارڈروں پر حزب اللہ کے علاوہ کوئی اور ہوتا (یعنی فلسطینی اہل السنۃ) تو وہ کسی لمحہ کے لیے اسرائیل کے ساتھ لڑائی بند نہ کرتے۔ پس اب جو کوئی وہاں جانے کا ارادہ کرتا ہے تو حزب اسے گرفتار کر کے لبنانی سکیورٹی فورسز کے حوالے کر دیتی ہے، پھر وہ مجھے الزام دیتے ہیں کہ میں اسرائیل کے خلاف دفاع نہیں کرتا۔"

اسی طرح یہ خطرناک بیان جو لبنان میں حزب فتح کے خفیہ نمائندے سلطان ابی العینین نے دیا اور جسے "القدس العربی" نے 5 اپریل 2004 کو شائع کیا جس کا عنوان تھا "حزب اللہ نے جنوب میں مزاحمت کے اعمال کو ختم کر دیا" اس نے کہا:

"حزب اللہ والے کہتے ہیں کہ ہم ہر مشکل میں تمہارے ساتھ ہوں گے لیکن ہم تین سال سے انتہائی سخت مصیبتوں میں ہیں لیکن ہمیں سوائے کھوکھلے نعروں کے کوئی بھی مدد نہیں پہنچی۔ جبکہ پچھلے ہفتہ میں حزب اللہ نے فلسطینی بارڈروں پر مزاحمت کی جہاد کوششوں کو ناکارہ بنایا اور فلسطینی مزاحمت کاروں کو گرفتار کر کے اہلی مجلسوں کے حوالے کر دیا"۔

ابو العینین نے اس بات کی تاکید کرتے ہوئے کہا کہ:

"جنوب لبنان کے بعض علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کا انخلاء اس شرط پر عمل میں آیا کہ جنوب لبنان سے شمال فلسطین کی جانب ایک بھی گولی نہیں چلائی جائے گی۔ اس معاہدے کی اس کڑی تطبیق کی جا رہی ہے کہ صیہونی فوج کے نکلنے سے اب تک اس علاقے سے کوئی بھی مزاحمت کی کوشش نہیں ہوئی اور جتنی بھی یہاں فلسطینیوں کی طرف مزاحمت کی کوششیں کی گئی انہیں حزب اللہ نے ناکارہ بنا دیا اور مجاہدین کو اہلی

مخلصوں کے سپرد کر دیا"۔

اس نے کہا کہ:

"فلسطینی قوم کو چاہیے کہ حزب اللہ پر کسی قسم کا اعتماد نہ کرے بلکہ اسے خود اپنے زورِ بازو پر بھروسہ کرنا ہوگا کیونکہ حزب اللہ کے اپنے اہداف و سیاسی مقاصد ہیں اور وہ چاہتی ہے کہ آخری فلسطینی تک ہم سے لڑے بلکہ ہم حزب اللہ سے کہیں گے کہ اپنا واضح موقف بیان کرے!"

عراق پر چڑھائی اور امارت اسلامیہ افغانستان کا انہدام میں روافض کا کردار

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"یہی آج امریکہ خود افغانستان و عراق کے خلاف رافضی ایران کی مدد و تعاون کا اعتراف کر رہا ہے۔ (سابق) امریکی وزیر خارجہ "کونڈا لیزا رائس" ایک نیوز ایجنسی سے اپنی ملاقات میں بیان دیتی ہے کہ:

"اقوام متحدہ نے ایران و امریکہ رابطوں کو بڑے منظم طریقے سے "جنیوا" کے نام کے تحت آسان بنایا تا کہ ایسی عملی مشکلات کا حل نکالا جائے جو افغانستان میں درپیش ہیں پھر ان مشکلوں کا دائرہ عراق تک وسعت اختیار کر گیا"۔

رائس نے اشارہ کیا کہ کچھ عرصہ قبل امریکی نمائندہ "زلمے خلیل زاد" ایرانیوں کے ساتھ امارات میں امریکیوں کی نمائندگی کرتا رہا ہے جیسے کہ اس سے قبل اس نے کہا تھا کہ بعض عملی مشکلات کے حل کی ضرورت ہے اور پھر اس کا دائرہ عراق تک وسیع ہونے کا اس نے ذکر کیا۔

اور خود رافضی بھی اس تعاون کا نہ صرف اعتراف کرتے ہیں بلکہ اس تعاون و مدد پر جو انہوں نے امریکیوں کو دی فخر کرتے ہیں۔ ایرانی پارلیمنٹ اور قانون کے امور کا وزیر جو 15 جنوری 2004 میں عرب امارات میں ہونے والی کانفرنس، جو مرکز الامارات للدراسات الاستراتیجیہ میں

ابوظہبی کی زیر صدارت منعقد ہوئی) میں اعلان کرتا ہے:

"ایران نے امریکہ کی جنگ میں افغانستان اور عراق کے خلاف بہت مدد کی اور اس نے تاکید کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایرانی تعاون نہ ہوتا تو کابل و بغداد کا سقوط اتنی آسانی کے ساتھ ممکن نہ ہوتا!"

"الشرق الاوسط" نے اپنی اشاعت 9 فروری 2002 میں رئیس مجلس تحقیق مصلحت النظام "رفسنجانی" کا بیان نقل کیا جو اس نے تہران یونیورسٹی میں اپنے ایک لیکچر میں دیا:

"ایرانی فورسز نے طالبان سے قتال کیا اور اس کے ختم کرنے میں مدد کی اور اگر ان کی فوجیں امریکیوں کی مدد نہ کرتیں تو امریکی افغانستان کے کھنڈر میں غرق ہو جاتے۔ پھر اس نے اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو یہ بات اچھی طرح جاننی چاہیے کہ اگر ایران کی قومی فوج کی مدد نہ ہوتی تو امریکہ طالبان کو ہرگز نہیں ہٹا سکتا تھا"۔

رافضیوں کے اخلاقی جرائم

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ان کے اخلاقی جرائم بھی ایسے ہیں کہ ان کے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ پس ایسے ان کے معاشرے رذائل، خیانت اور فجور کے ساتھ اٹے ہوئے ہیں اور ان کے اندر ظاہراً و باطناً فحاشی پھیل چکی ہے۔ آپ کو کوئی ایسا معاشرہ نہ ملے گا کہ وہ رذائل، فحاشی اور خباثتوں سے بھرا ہوا ہو مگر وہ رافضی ہوں گے۔ لیکن یہ سب کچھ ان کے رافضی دین، شریعت اور رافضی فتووں اور "آیت" کی چھتری تلے کیا جاتا ہے۔ پس یہ کیسے ہے؟

(1) متعہ کا نکاح:

متعہ جس کو شریعت اسلامیہ نے اپنے ابتدائی زمانہ میں غیر مسلم عورتوں کے ساتھ مباح قرار دیا۔ لیکن اس میں بہت سے مفاسد تھے جو کہ اس کی مصلحتوں پر غالب تھے۔ چونکہ یہ متعہ مقاصد

نکاح کے ساتھ متصادم تھا جسے اللہ نے حلال قرار دیا ہے۔ نکاح سے تزویج کا سلسلہ چلتا ہے اور اسی سے خاندان مکمل ہوتا ہے اور اسی سے اولاد کی نسل چلتی ہے اور ان کی تربیت کا اہتمام ہوتا ہے (اس لئے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متعہ کو غزوہ خیبر کے بعد ابدی طور پر حرام ٹھہرا دیا)۔
لیکن رافضی ابھی تک اس متعہ سے چمٹے ہوئے ہیں جو زنا و شر کی چابی ہے۔ وہ ایسے نہیں کہ جو محض اس کے مباح ہونے اور جواز کے قائل ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں جو متعہ نہیں کرتا اور اس نکاح متعہ کو حرام جانتا ہے، وہ کافر ہے ان روایات کی بنا پر جو انہوں نے جھوٹ و بہتان کے ساتھ آئمہ اہل بیت کیساتھ منسوب کی ہیں جیسے کہ ان کی رافضی کتاب " من لا یحضرہ الفقیہ" میں ہے:
" روی الصدوق عن الصادق علیه السلام قال ان المتعة دینی ودین آبائی فمن عمل بها عمل بدیننا ومن انکرها انکر دیننا واعتقد بغیر دیننا "
" ایک سچے نے جعفر صادق سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا بے شک متعہ میرا دین ہے اور میرے آباء کا دین ہے۔ پس جس نے اس پر عمل کیا اس نے ہمارے دین پر عمل کیا اور جس نے اس کا انکار کیا اس نے ہمارے دین کا انکار کیا اور ہمارے عقیدے کے علاوہ اعتقاد رکھا"۔
اس میں روافض تو سیع اختیار کرتے ہیں تاکہ دودھ پلانے والی رضیعہ کو بھی اس میں داخل کر دیا جائے۔ چنانچہ اس معاملے میں "خمینی" اپنی کتاب "تحریر الوسیلہ" میں کہتا ہے:
"لا باس بالتمتع بالرضيعة ضماً وتفخيذاً وتقبيلاً"
" دودھ پلانے والی کے ساتھ تمتع میں کوئی حرج نہیں (مثلاً) اسے ساتھ لگانے میں اور بوس و کنار کرنے میں"۔
لیکن شیعہ کے تمتع کا دائرہ تو اس سے بھی زیادہ وسعت اختیار کر گیا ہے یہاں تک کہ وہ شادی شدہ عورت کے ساتھ بھی تمتع کو جائز قرار دیتے ہیں جبکہ یہ ایسی بات ہے جسے تمام آسمانی شریعتیں حرام قرار دیتی ہیں بلکہ کوئی کافر عقل مند بھی اس کی حمایت نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ رافضی اسے

جائز قرار دیتے ہیں اور ایک پاک دامن منکوحہ عورت کے ساتھ تمتع کو جائز قرار دیتے ہیں جبکہ وہ اپنے شوہر کی اجازت، علم اور اس کی رضا مندی کے بغیر ہی ایسا کر رہی ہو۔ یہ بات بھی علم میں لائی جانی چاہیے کہ بعض شیعہ فقہاء بھی نکاح متعہ کو حرام قرار دیتے ہیں۔ جیسے کہ (رافضی کتب) "وسائل الشیعہ، التہذیب اور الاستبصار" میں ہے:

"قال امیر المومنین صلوات الله علیه: حرم رسول الله یوم خیبر لحوم الحمر الاهلیه ونکاح المتعة"

"امیر المومنینؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو جنگلی گدھوں کا گوشت اور نکاح متعہ کو حرام قرار دے دیا"۔

(رافضیوں کا اس متعہ کے ساتھ چپٹے رہنے سے) اس کے نتائج نسب کا اختلاط کی صورت میں سامنے آئے۔ یہی وجہ تھی کہ جس کی وجہ سے اللہ نے زنا کو بھی حرام ٹھہرایا۔ مگر یہ بربادی سب کچھ دوسروں کی بیویوں کے ساتھ تمتع کا نتیجہ تھی۔ جب (رافضی عورتیں) اپنے خاوند کے علم کے بغیر حاملہ ہونے لگیں اور نہ جانتی تھی کہ یہ بچہ کس سے ہے؟ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں محارم کے ساتھ اس نکاح متعہ کی کثرت ہوگئی۔ مردوں کے کثرت متعہ کے سبب وہ جب محارم کیساتھ نکاح کرنے لگے تو کئی دفعہ ایسا ہوا کہ وہ لڑکی جس کے ساتھ اس نے متعہ کیا، وہ اس کی سابقہ متعہ کی ہوئی عورت سے اپنی بچی ہوتی یا اس کے بیٹے کی بعد میں ہونے والی بیوی ہوتی یا اس کے والد کی بیوی ہوتی! (العیاذ باللہ)

(۲) شرمگاہوں کا عاریۃً دینا

کوئی کیا جانے شرمگاہوں کا عاریۃً دینا کیا ہے؟ اگرچہ حکم شرعی کے اعتبار سے اصل زنا ہے لیکن اس کے وقوع ہونے کا طریقہ انتہائی قبیح ترین افعال میں سے ہے جبکہ بعض زانی اپنی غلطی پر نادم ہوتے ہیں اس گناہ کے سبب جس کا وہ ارتکاب کرتے ہیں۔ شرمگاہوں کا عاریۃً دینا یہ ہے کہ

جب رافضی سفر کا ارادہ کرے تو وہ اپنی بیوی اپنے دوست، پڑوسی یا رشتہ دار یا جس کے پاس چاہتا ہے چھوڑ جاتا ہے اور وہ اس کے واپس لوٹنے تک اس کے پاس رہتی ہے اور اس کے لیے وہ مباح کر دیتا ہے کہ جیسے چاہے اسے رکھے تاکہ وہ اپنی بیوی کے بارے میں اس اطمینان میں رہے کہ وہ زنا نہیں کرے گی۔ رافضی طوسی "الاستبصار" میں محمد سے اور وہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہتا میں نے ان سے کہا:

(الرجل يحل لاخيه فرج جاريته قال نعم لا باس له ما احل منها)

"ہر آدمی اپنے بھائی کے لیے اپنی بیوی حلال کر دیتا ہے۔ انہوں کہا ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں جو اس نے حلال ٹھہرا دیا"۔

(۳) عورتوں سے دبر کے رستے مجامعت کرنا

یہ بات جب کسی عاقل سے مخفی نہیں کہ اس فعل سے کس قدر جسمانی ضرر واقع ہوتے ہیں اور معاشرے میں کیسی برائیاں پھیلتی ہیں جب انسان فطرتی راہ کو چھوڑ دے (والعیاذ باللہ)۔ جبکہ اس کی نہی میں صریح و صحیح احادیث وارد ہیں جن میں عورتوں سے ان کے دبر میں وطی کرنے والے پہ لعنت کی گئی ہے اور اس فعل کو حرام ٹھہرایا گیا ہے

لیکن رافضی "رفضھم اللہ" اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور ایسی جھوٹی روایات اور ان کی نسبت ائمہ اہل بیت کی طرف کرتے ہیں جیسے کہ وہ اس کے علاوہ قرآن کی آیات کی باطل تاویلات کرتے ہیں۔

ان کے ہاں ایسی روایات "الاستبصار" میں ہیں، جیسے الطوسی، عبداللہ بن ابی الیعفور سے روایت کرتا ہے کہ:

"میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا ایسے مرد کے بارے میں جو اپنی عورت کے پیچھے سے آتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں جبکہ وہ راضی ہو"۔

میں (الـمـزرقـاوی) نے ان لوگوں کے حالات پر بہت غور و تدبر کیا کہ کس بات نے انہیں اس فساد تک پہنچا دیا؟ وہ ظاہر میں اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور ساتھ عفت وطہارت کی بات کرتے ہیں! جبکہ وہ ایسے قبائل ہیں جو اہلِ اسلام کے درمیان رہتے ہیں اور بڑے شان و شوکت والے لباس پہنتے ہیں لیکن وہ فساد و خرابی کی ایسی حد تک جا پہنچے ہیں جہاں اس سے پہلے کوئی امت نہ پہنچی تھی۔ اگر آج ہم یورپ و امریکہ وغیرہ کی طرف نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ رافضی ان سے کہیں آگے نکل چکے ہیں! بلکہ آج ہم دیکھتے ہیں وہ قوانین جن کے تحت یورپ والے حکومت کرتے ہیں وہ خود ایسے افعال کا انکار بہت کرتے ہیں چاہے ان کی قومیں اس فعل کو کرتی رہیں۔ مثلاً محرمات سے نکاح ان کے قوانین میں حرام ہے، اسی طرح ازدواجی خیانت بھی ممنوع ہے، سوائے ان جنسی شہوتوں کے جن کا وہ ارتکاب کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ وہ دین کے نام پر نہیں بلکہ شہوت کے نام پر کرتے ہیں۔

لیکن یہ رافضی ملعون ان کے ہاں ہر چیز دین کے نام پر مباح ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ایک وقت میں ایک گھر میں کتنے بچے ہوتے ہیں اور وہ سب کے سب مختلف باپوں سے ہوتے ہیں اس متعہ کے نتیجہ میں جسے انہوں نے دین کے نام پر مباح قرار دیا۔ اسی لیے یہ بات اکثر دیکھنے میں آتی ہے کہ اس طائفہ میں "صلہ رحمی" کا قطع کیا جانا بہت عام ہے بلکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ آپس میں جھگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو جبکہ ان کے انساب کے پانی مختلط ہو گئے.....!

پس کیا تھا اور کیا ہوگا ایسی امتوں کا اخلاقی فساد.....!

اللہ جانتا ہے، میں (الـزرقـاوی) نے ان لوگوں کے احوال کے بارے میں بہت تدبر کیا کہ کس بات نے انہیں اس حد تک پہنچا دیا تو مجھ پر یہ واضح ہوا کہ جس بات نے انہیں یہاں لا کھڑا کیا کہ وہ ہے ان کے اعمال سے مشکل ہی ان کی جزا..... پس جب ان لوگوں نے زمین کے اوپر سب سے اعلیٰ ترین گھر کے بارے میں زبان طعن دراز کی..... اور وہ گھر ہے محمد ﷺ کا گھر..... اور جب انہوں نے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ پر جرأت کا مظاہرہ کیا.....!

(اللہ جانتا ہے اس بات کا ترجمہ کرتے ہوئے مجھے بہت خوف لاحق ہوا اور ایمان گوارا نہیں کرتا کہ ایسی بے ہودہ بات کو نقل کروں اور وہ بھی اس ذات مبارک کے بارے میں جس کی محبت کے وجود سے میرے خون کی گردش باقی ہے۔ لیکن میں اس لیے نقل کر رہا ہوں تاکہ ان ملعونوں کا حسد و کینہ سب کی آنکھوں پر عیاں ہو جائے اور وہ کسی فیصلہ پر پہنچ جائیں۔ مترجم)

جیسے کہ سید حسین الموسوی نے "علی الغروی" سے نقل کیا جو "الحوزہ" کے کبار رافضی علماء میں سے ہے وہ کہتا ہے:

(ان النبی لا بد ان یدخل فرجہ النار لانہ وطئی بعض المشرکات)

"نبی کی شرمگاہ میں آگ (نعوذ باللہ) ضرور داخل ہوگی کیونکہ آپ نے بعض مشرک عورتوں سے نکاح کیا۔"

اس سے یہ ملعون سیدہ کائنات طاہرہ مطہرہ ام المومنین عائشہ صدیقہ اور ام المومنین حفصہ بنت عمر بن الخطاب سے آپ ﷺ کا نکاح مراد لیتے ہیں۔

لیکن جب انھوں نے ایسا فعل کیا تو اللہ نے ان (رافضیوں) کی عزتوں کو پھاڑ کر رکھ دیا، کوئی امت ایسی نہیں کہ جس کی عزتوں کو اس طرح تاراج کیا گیا سوائے "روافض" کے۔ اسی لیے اے دیکھنے والے! تو دیکھے گا کہ رافضی کے نزدیک اپنی عزت کی کوئی قدر و قیمت نہیں چاہے وہ ظاہری طور پر اس کے کتنا ہی برعکس عمل کرے۔"

رافضہ کے نزدیک مسلمانوں کا مال و جان مباح ہے

شیخ مصعب الزرقاوی شہید ؒ فرماتے ہیں:

"(رافضیوں کے) التقاری کی کتاب "اصول المذہب الشیعہ الامامیہ" میں ایسا ہی کلام موجود ہے:

"کہ کسی رافضی کے لیے کوئی بھی امانت کا ذمہ نہیں اس شخص پر جو اس کے خلاف مذہب کا پیروکار ہو (یعنی اہل السنہ میں سے ہو) اور رافضیت کے علاوہ کسی اور دین کو

اپنائے۔ بلکہ اس کے لیے ایسے شخص کا مال اور خون حلال ہے۔ جب بھی ایسا کرنے کی اسے اولین فرصت مل جائے۔ کیونکہ اس (سنی) کی حیثیت اس کے نزدیک مباح الدم اور مباح المال کی ہے اور جو کچھ وہ اپنی محبت ان کے لیے ظاہر کرتا ہے تو وہ "تقیہ" سے ہے (یہ رافضیوں کا وہ قبیح ہتھیار ہے جس کی بنیاد پر وہ عام مسلمانوں کے سامنے اپنے عقائد چھپاتے ہیں) جو کسی بھی فرصت میں زائل ہو سکتی ہے"۔

(روافض کی) دو کتابوں "وسائل الشیعہ" اور "بحار الانوار" میں داؤد بن فرقد سے روایت ہے:

"قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ما تقول فی قتل الناصب؟ فقال حلال الدم ولکنی اتقی علیک فان قدرت ان تقلب علیہ الحائط او تغرقہ فی ماء لکی لا یشہد علیک فافعل"

"میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ناصبی (سنی) کو قتل کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اس کا خون حلال ہے لیکن مجھے تجھ پر ڈر ہے اس لیے اگر تیرے لیے ممکن ہو تو اس سنی پر کوئی دیوار گرا دے یا اسطرح پانی میں اسے غرق کر دے کہ کوئی تجھے دیکھ نہ لے اور تو ایسا ہی کر"۔

اس پر ان کے امام "خمینی" تعلیق لگاتے ہوئے کہتا ہے:

"پس اگر تجھے استطاعت ہو کہ تو اس کا مال بھی لوٹ لے تو اس کا خمس یعنی پانچواں حصہ ہمیں بھیج دے"۔

کتاب "للہ ثم للتاریخ" کا مصنف "سید حسین الموسوی" کہتا ہے:

"جب ایران میں آل پہلوی کی حکومت ختم ہوئی اور اس کے فوراً بعد امام خمینی کا انقلاب آیا اور زمام اقتدار امام خمینی کے حوالے کر دی گئی۔ تو شیعہ علماء کو اس کی زیارت اور اس کی مبارکباد واجب قرار دے دی گئی اس فتح پر اور اس جدید دور میں دنیا کی پہلی شیعہ حکومت کے قیام پر جس پر فقہاء حکومت کرتے ہیں۔ مبارک و زیارت کا

یہ عمل مجھ پر بھی بہت زیادہ واجب تھا کیونکہ میرا امام خمینی کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا۔ تو میں نے تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد ایران کی زیارت کی، بلکہ زیادہ مرتبہ کی۔ جب امام تہران میں داخل ہوا اور اس سے قبل وہ پیرس میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہا تھا تو اس نے مجھے بڑی گرمجوشی سے خوش آمدید کہا۔ میری یہ ملاقات عراق کے باقی علماء سے علیحدہ اکیلے میں تھی۔ جب ان کے ساتھ ایک خاص مجلس ہوئی تو مجھے کہنے لگا وقت آ گیا کہ ہم ائمہ صلوات اللہ علیہم کی وصیتوں پر عمل پیرا ہو جائیں۔ ہم ناصبیوں (سنیوں) کا خون بہائیں گے ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیں گے اور کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے جو ہماری پکڑ سے بچ پائے گا اور ان کے اموال شیعہ اہل بیت کے لیے خاص ہوں گے۔ ہم زمین کے صفحہ پر سے "مدینہ" اور "مکہ" کو مٹا دیں گے کیونکہ یہ دو شہر وہابیوں کی پناہ گاہیں بن گئے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اللہ کی مقدس زمین "کربلا" کو لوگوں کا "قبلہ" بنا دیا جائے۔ اس طرح ہم اپنے ائمہ علیہم السلام کے خوابوں کی تکمیل کریں گے۔ ہماری حکومت قائم ہو گئی ہے جس کے لیے ہم نے طویل جدوجہد کی ہے اور اب صرف اس کی تنفیذ باقی ہے"۔

اہل السنۃ کی مقتل گاہ "عراق"

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"یہ (رافضی آج عراق میں) اہل السنۃ کے گھروں پر دھاوے بول رہے ہیں، اس بہانے کے ساتھ کہ وہ مجاہدین کی تلاش کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر انہیں مجاہدین نہ بھی ملیں تو وہ وہاں مردوں کو قتل کر دیتے ہیں اور عورتوں کو قید کر لیتے ہیں اور ان کی عزتوں کو حلال کر لیتے ہیں اور ان کے گھروں سے جو کچھ لوٹ سکتے ہیں، لوٹ لیتے ہیں۔ پس ان رافضی ملیشیاؤں نے وہاں بہت سے جرائم و فساد کا ارتکاب کیا ہے، کبھی انفرادی، کبھی امریکیوں کی مدد کے ساتھ اور کبھی امریکیوں کے

ابھار نے پر، پچھلے چند سال میں ہونے والے واقعات اس بات پر گواہ ہیں۔

سیکڑوں کی تعداد میں ڈاکٹرز، انجینئرز، پروفیسر اور اعلیٰ ڈگریوں کے حامل افراد کو قتل کردیا گیا۔ جبکہ وہ لوگ جن میں مساجد کے خطباء، علماء اور عامۃ الناس شامل ہیں ان کا تو ذکر ہی نہ کریں۔ وہ افراد جیلوں میں پڑے ہیں جو "دیوان الوقف السنی" سے تعلق رکھتے تھے۔ کتنے ہی مدارس، مساجد ہیں جنہیں ڈھا دیا گیا ہے۔ سیکڑوں مساجد و مدارس ہیں جنہیں ڈھایا گیا اور شدید نقصان پہنچایا گیا۔ بہت سی مساجد کو "حسینیات" اور تعذیب کے مراکز میں تبدیل کردیا گیا ہے۔ ایسا کام وسطی اور جنوبی علاقوں میں بہت کیا گیا ہے۔ لیکن ان کی سرکشی مردوں تک نہیں رکی بلکہ عورتوں کو قید کرنے اور انہیں غصب کرنے کے قبیح افعال کیے گئے۔ حاملہ عورتیں قتل کردی گئیں، دودھ پیتے بچے قتل کیے گئے۔... لیکن مسلمانوں کی طرف سے کوئی مدد نہ پہنچی سوائے اس کے کہ جس پر اللہ نے رحم کیا ہو۔... انا للہ وانا الیہ راجعون۔"

اہل السنۃ اور رافضیوں کی قربت کے تباہ کن اثرات

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین))

(صحیح البخاری و مسلم)

"مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔"

شیخ مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"رافضیوں کے اس طرح قریب ہونے سے ہمارے اوپر بہت سے اضرار اور نتائج مرتب ہوئے۔ ان کی اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مومنوں کے لیے خیانتیں ہمارے اوپر ظاہر ہوگئیں۔ انہوں نے کافروں سے دوستیاں لگائیں، ملکوں میں سرکشیاں کیں اور اس میں بہت فساد برپا کردیا۔ ان کی کفار سے دوستی نے ان کا دین سے خروج واجب کردیا اور انہیں رب العالمین کے امر

سے باہر لا کھڑا کیا۔ جبکہ ان کا امہات المومنین کے بارے میں طعن و فساد بھی لیا کافی یہ تھا ان کے کافر ہونے میں اور وہ بھی ایک ایسی ہستی کے لیے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں قطعی طور پر بری قرار دیا۔

میں یہ باتیں جو میں (السید فاروق) نے اوپر کی ہیں ان میں تنبیہ کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ جب بھی مسلمانوں کا یہودیوں اور صلیبیوں کے ساتھ سامنا ہوا ہر اس جنگ میں جو تاریخ میں گذری اور ہمارے موجودہ دور کی جنگوں تک ...... ہم دیکھتے ہیں کہ یہ رافضی ہمیشہ کفر کے کیمپ میں نظر آئے اور ان کی عسکری و معلوماتی میدان میں تمام ممکن وسائل کے ساتھ مدد کرتے ہوئے نظر آئے۔ وہ موت کو اس بات پر ترجیح دیتے ہیں کہ مسلمانوں کو کفر کے خلاف غلبہ ملے یا یہ کہ ان کو کہیں اقتدار حاصل ہو۔

ان باتوں کے باعث میں (السید فاروق) کہتا ہوں کہ اہل السنۃ اور رافضیوں کے درمیان ادنیٰ سا فکری تقارب بھی ممکن نہیں۔ ہم نے تاریخ میں اس قربت کا نتیجہ دیکھ لیا ہے جب عباسی خلفاء نے ان رافضیوں کو اپنے قریب کیا اور انہیں وزارتوں کے عہدے دیے اور انہیں قائد بنایا۔ جیسے کہ ابن العلقمی اور نصیر الدین الطوسی جو کہ عباسی خلیفہ مامون کے سسرالی رشتہ دار تھے جن کا مامون کی ماں مراجل کے تذکرہ میں ہم نے ذکر کیا ہے۔ جب بھی ایسی قربت کی راہیں نکلیں ان کا نتیجہ امت کے لیے ہلاکت کے سوا کچھ نہیں نکلا۔ یہ قربت اسلامی مملکت کے انہدام کا باعث بنی اور ان کی جگہ پر چھوٹی چھوٹی رافضی ریاستیں وجود میں آ گئیں۔ اسی طرح اس قربت کے باعث عقائد میں فساد پیدا ہوا جب ان کے ذریعے لوگوں میں بدعات کو رواج دیا گیا اور مسلمانوں میں شکوک و شبہات پھیلائے گئے۔ یہاں تک کہ عقائد بگڑ گئے اور ان میں بہت زیادہ انحراف واقع ہو گیا۔ جیسے کہ خلق قرآن کا فتنہ اور اس جیسے دوسرے افکار جسے عباسی خلفاء نے اپنی "فارسی ماؤں" سے حاصل کیا۔

بہت سے ایسے علماء بھی ہیں جو کہ ماضی قریب میں جہالت کے سبب رافضیوں کے ساتھ قربت کی دعوت دیا کرتے تھے لیکن جب حق ان پر واضح ہوا تو وہ واپس لوٹے اور اپنے وعظ و تذکیر میں ان لوگوں کو اس قربت سے تنبیہ کرنے لگے جو اس قربت کے ابھی تک روادار ہیں۔

اس کے بعد میں (الس۔ رقادی) کہتا ہوں کہ شیعہ اور سنیوں کے درمیان قربت کی دعوت دینے والا، دو آدمیوں میں سے ایک ہے۔ ایک وہ آدمی جس نے حق کو پہچاننے کے بعد امت کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کیا اور دین کو تھوڑی قیمت کے عوض بیچ ڈالا، دوسرا وہ شخص جو ان لوگوں کے احوال سے جاہل ہے لیکن وہ ایسا جاہل ہے جو علم رکھتا ہے"۔

اے اہل السنۃ اور رافضیت کے درمیان تقرب کی راہیں نکالنے والو!

شیخ مصعب الس۔ رقاوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اے اہل السنۃ اور رافضیت کے درمیان تقرب کی راہیں نکالنے والو...... !تم کیسے اس بات کی دعوت دیتے ہو حالانکہ وہ واضح شرک پر ہیں اور کفر بواح پر ہیں اور ہمارے نبی ﷺ کی شان میں طعن کرتے ہیں اور ان صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں کہ جن سے نبی ﷺ اس دنیا سے رخصت فرماتے وقت راضی تھے اور وہ آپ سے راضی تھے۔ اللہ کی قسم! اگر ان میں کسی کی عزت کے بارے میں اور اس کی بیوی کے بارے میں طعن کیا جائے تو ساری دنیا اس کے لیے کھڑی ہو جاتی لیکن ایسے شخص کو یہ کیوں گوارا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ یہ نبی ﷺ کی ذات کے بارے میں اپنی خبیث زبان طعن دراز کر رہے ہیں۔

اے اللہ! میں (الس۔ رقاوی) گواہی دیتا ہوں کہ نبی ﷺ کی عزت ہمیں اپنی عزت سے زیادہ پیاری ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اماں عائشہؓ کے سر کا ایک بال مجھے اپنے نفس اور اپنے اہل و عیال سے اور ساری انسانیت سے زیادہ محبوب ہے"۔

شیخ مصعب الس۔ رقاوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اے اہل سنت جاگ جاؤ...... اٹھو کھڑے ہو اور تیار ہو جاؤ...... اشعیوں کے اس رافضی صاحب کو نکالنے کے لیے جو تمہیں ڈنک مار رہا ہے اور تمہیں عراق پر قبضے کے دن سے آج تک دردناک عذاب دے رہا ہے۔ چھوڑ دو یہ جھوٹے نعرے کہ "ہم بھائی بھائی ہیں" "فرقہ بندی چھوڑ دو" اور "وحدت وطنی"...... یہ ایسے

نعرے ہیں جو آج تمہیں اذیت دینے اور تمہیں بزدلی پر آمادہ کرنے کے لیے بہانہ بنا لیے گئے ہیں۔ جبکہ تم ہی ان لوگوں کا شکار بنتے ہو جو سب سے پہلے ان لوگوں میں شامل ہوئے جنہوں نے قابض فوج کی مدد کی اور ملک کے اموال لوٹنے اور اس کی املاک کو تباہ کرنے کی سعی کی۔

یہ (رافضی) اس پر ہی نہیں رکے بلکہ انہوں نے اپنے زہریلے منصوبوں کو جاری رکھا اور (عراقی) نیشنل گارڈ اور پولیس کے یونیفارم پہنے پھر چڑھ آئے اور انہوں نے پھر کتنے ہی جرائم کا ارتکاب کیا، تمہاری صفوں میں فتنہ برپا کیا، مرد قتل کیے، عورتوں کی عصمت دریاں کیں، کبھی قابض قوت کی مدد سے اور کبھی اپنے سرکاری عہدوں کے بل بوتے پر، یہ سارے مناصب جنہیں انہوں نے ڈھال بنا لیا ہے جس کے ذریعے وہ تمہیں دردناک عذاب سے دوچار کرتے ہیں، تمہارے بیٹوں کو قتل اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں۔

جس بات سے ہمیں مزید ان کے بھرے حسد و کینہ کی دلیل ملتی ہے وہ یہ ہے کہ مقتدیٰ الصدر ملعون (مہدی ملیشیا عراق) نے کوفہ میں صفویوں کے داخلے کے بعد اپنے لشکر کی تشکیل دیتے ہوئے خطبہ کے دوران کہا "یہ لشکر ان لوگوں کو سزا دینے کے لیے بنایا گیا ہے جنہوں نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی بیعت سے کنارہ کیا تھا"۔ چنانچہ اے میرے مجاہد بھائیو اس کلام پر غور کرو جو اس کے منہ سے نکلا ہے قبل اس کے ہمارے اور ان کے درمیان ناطہ ختم ہو۔

اس کے بعد آج خبر آئی ہے جس سے ہر عقل مند کے لیے ان (روافض) کی برائی ظاہر ہو گئی ہے۔ ہر سننے والے اور دیکھنے والے کے لیے ان کی حقیقت واضح ہو گئی۔ جس میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی، کیونکہ یہ حسد و کینہ سے بھرے ہوئے لوگ کسی مومن کے معاملے کسی عہد و میثاق کے پابند نہیں۔ جو ان کے دلوں میں چھپا ہے وہ اس سے بڑھ کر ہے۔ جب انہوں نے بغاوت و شقاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے (مساجد میں) بوڑھوں، معصوم لوگوں اور سادات اہل السنۃ کو قتل کیا۔

یہ سب کچھ ایک ایسی کارروائی میں کیا گیا جس کی منصوبہ بندی پچھلی راتوں میں کی گئی اور قلیل وقت میں دو سو کے قریب مساجد پر حملہ کیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بزدلانہ عمل پہلے سے

نے شدہ تھا اور با قاعدہ پروگرام کے تحت کیا گیا تھا۔

لیکن وہ کسی حد پر نہ رکے بلکہ انہوں نے ایسے افعال کیے جس سے تاریخ بھی شرما گئی ہے کہ انہوں نے ایسے کفریہ اعمال کیے ہیں اور ان کے ارتکاب کے ساتھ وہ اصلی کافروں سے بھی کئی ہاتھ آگے نکل گئے ہیں۔ جب انہوں قرآنی مصحف پھاڑے اور اللہ کے گھروں میں اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا یہاں تک کہ انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہی اللہ کے اصل اور حقیقی دشمن ہیں۔۔۔ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ...... اللہ انہیں قتل کرے یہ کہاں بھٹکے پھرتے ہیں۔

ہم اسے کہتے ہیں کہ تم (مقتدی الصدر) نے حدود کو پھلانگ دیا ہے اور اہل السنۃ کی عزتوں پر حملہ کیا ہے۔ پھر تم نے اس کے بعد بہتان باندھتے ہوئے، جھوٹ بولتے ہوئے اور حقیقت کو چھپاتے ہوئے بیان دیا کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے اپنے پیروکاروں کو حکم دیا تھا کہ اہل السنۃ کی مساجد کی حفاظت کریں (حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے)۔ چنانچہ ہم نے تمہارے ساتھ لڑائی کے میدان میں داخل ہونا قبول کر لیا ہے اور تمہارے چیلوں چانٹوں کے خلاف لڑائی کا ارادہ باندھ لیا ہے۔

لیکن دو شرطوں کے ساتھ جس پر تمہیں بھی ضرور عمل کرنا ہوگا۔

✿ پہلی شرط یہ کہ تم اور تمہارے چیلے مردوں کی طرح میدان میں اتر آؤ اور اپنا وہ اسلحہ جو تم نے صلیبیوں کو بیچ دیا ہے، وہ بھی لے آؤ، جب کہ اس حالت میں کہ تم ذلیل تھے جبکہ اس نے تم سے اپنی شروط بھی منوائیں اور تمہارے گھر میں تمہیں ذلیل کیا اور اس کے فوجیوں کے لشکر نے تمہارے مرحوم حیدری صحن کو پامال کیا۔

✿ دوسری شرط تمہارے جیش سے ہمارے ساتھ لڑائی کے لیے صرف وہ نکلے جس کو اپنے "اصلی باپ" کا پتہ ہو۔

واللّٰه غالب علی امره ولکن اکثر الناس لا یعلمون ... والحمد للّٰه رب العلمین

شیخ مصعب الزرقاوی (الشہید رحمہ اللہ)

جمادی الاولی ۱۴۲۷ ھجری

آخر کلام

امام عامر الشعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"میں تمہیں گمراہ اور خواہش پرستوں سے ڈراتا ہوں اور ان میں شریر ترین "رافضہ" ہیں۔ یہ لوگ اسلام میں کسی رغبت و خوف کی بنا پر داخل نہیں ہوتے بلکہ یہ اسلام میں بغض و عداوت کے لیے داخل ہوتے۔ انھیں علی رضی اللہ عنہ نے آگ میں جلایا اور انھیں ملک بدر کیا۔ نکالے جانے والوں میں سے ایک عبداللہ بن سبا یہودی تھا۔ یہ یمن کے شہر صنعاء کے یہودیوں میں سے تھا۔ اسے ساباط کی طرف ملک بدر کیا گیا۔ یہودی کہتے تھے کہ حکومت صرف آل داود کے لیے ہے جبکہ رافضی کہتے ہیں کہ امامت صرف اولاد علی رضی اللہ عنہ کے لیے ہے۔ یہودی کہتے ہیں کہ جہاد فی سبیل اللہ جائز نہیں جب تک کہ دجال کا خروج نہ ہو جائے اور آسمان سے ایک تلوار نازل نہ ہو جائے اور رافضی کہتے ہیں جہاد اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ مہدی ظاہر نہ ہو اور ایک منادی آسمان سے ندا نہ دے۔ یہودی نماز کو ستاروں کے آپس میں گڈمڈ ہو جانے تک مؤخر کر دیتے تھے اسی طرح رافضی بھی مغرب کو اسی وقت تک اخیر کرتے ہیں۔ یہودی قبلہ سے ہٹ کے کھڑا ہوتے ہیں اور رافضہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہودی نماز کے دوران تمدا دیتے ہیں اور رافضہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہودی نماز میں اپنے کپڑے لٹکا لیتے ہیں اور رافضی بھی ایسا ہی کرتے ہیں یہودی اپنی عورتوں کی عدت شمار نہیں کرتے اور رافضہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہودیوں نے تورات کی تحریف کی اسی طرح رافضیوں نے قرآن میں تحریف کی کوشش کی (لیکن وہ اللہ کے فضل سے محفوظ ہے)۔

یہودی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر پچاس نمازیں فرض کی اور رافضہ بھی یہی کہتے ہیں۔ یہودی مومنوں پر سلام نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں السّام علیکم اور سام کا معنی موت ہے اور رافضہ کا بھی یہی وطیرہ ہے۔ یہودی، الجری، مرماہی اور خرگوش نہیں کھاتے اور رافضی بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہودی موزوں پر مسح کے قائل نہیں اور رافضی بھی ایسا ہی موقف رکھتے ہیں۔ یہودی لوگوں کے تمام اموال کو کھانا جائز سمجھتے ہیں اور رافضی بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اللہ نے ان کے بارے میں ہمیں قرآن میں یہ خبر دی کہ انہوں نے کہا (لیس علینا فی الامیین سبیل) ان پڑھوں پر ہمیں کوئی راہ نہیں (آل عمران ۷۵) اسی طرح رافضہ کہتے ہیں۔ یہود نماز میں قرون پر سجدہ کرتے ہیں اسی طرح رافضہ بھی کرتے ہیں۔ یہودی نماز میں سجدہ نہیں کرتے یہاں تک کہ رکوع کی مانند متعدد بار جھک نہ لیں اسی طرح رافضہ بھی کرتے ہیں۔ یہودی جبرائیل علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فرشتوں میں وہ ہمارا دشمن ہے اسی طرح رافضہ بھی کہتے ہیں کہ جبرئیل غلطی سے محمد ﷺ کے پاس وحی لے گئے۔

اسی طرح رافضیوں نے عیسائیوں کے ساتھ بھی اتفاق کیا کہ عیسائی اپنی عورتوں کا مہر مقرر نہیں کرتے تھے اور کہتے کہ وہ محض ان کے ساتھ تمتع کرتے ہیں اسی طرح رافضی بھی متعہ کے ساتھ نکاح کرتے ہیں اور متعہ کو حلال جانتے ہیں۔ لیکن یہودیوں اور عیسائیوں پر رافضیوں کو دو باتھ زیادہ قباحت میں دو خصلتوں کی بنا پر۔ یہود سے سوال کیا گیا کہ تمہاری ملت کے اہل خیر کون لوگ ہیں؟ کہنے لگے اصحاب موسیٰ علیہ السلام اور عیسائیوں سے سوال کیا کہ تمہاری ملت کے اہل خیر کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اور رافضیوں سے سوال کیا گیا کہ تمہاری ملت کے شریر ترین لوگ کون ہیں؟ تو وہ کہنے لگے اصحاب محمد ﷺ، انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے استغفار کا حکم دیا گیا تو انہوں نے انہیں گالیاں دیں۔ پس ان کے لیے تلوار قیامت تک کام کرتی

رہے...... ان کا کوئی علم قائم نہ ہو...... ان کے قدموں کو ثبات نہیں ...... اور ان کا کلمہ مجتمع نہیں ...... اور ان کی دعا مستجاب نہیں...... ان کی دعوت مسترد ہے...... ان کی ہوا اُکھڑی ہوئی ہے...... ان کی جمعیت منتشر ہے......(كلما اوقدوا نارا للحرب اطفاها الله) اور جب بھی جنگ کے شعلے بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے"۔

(منهاج السنة النبوية لابن تيميةؒ، فصل في مشابهة الرافضة لليهود والنصارى في وجوه كثيرة، والسنة للخلال، ج: ٣، ص: ٤٩٨)

التحذير من فتنة الرافضة

"میں تمہیں گمراہ اور خواہش پرستوں سے ڈراتا ہوں اور ان میں شریر ترین "رافضہ" ہیں...... یہودی کہتے تھے کہ حکومت صرف آل داؤد کے لیے ہے جبکہ رافضی کہتے ہیں کہ امامت صرف اولاد علی رضی اللہ عنہ کے لیے ہے۔ یہودی کہتے ہیں کہ جہاد فی سبیل اللہ نہیں جب تک کہ دجال کا خروج نہ ہو جائے اور آسمان سے ایک تلوار نازل نہ ہو جائے اور رافضی کہتے ہیں جہاد اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ مہدی ظاہر نہ ہو اور ایک منادی آسمان سے [illegible] یہودی جبرائیل علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فرشتوں میں [illegible] رافضی بھی کہتے ہیں کہ جبرائیل غلطی سے محمد ﷺ کے پاس وحی لے گئے [illegible] نصرانیوں کے ساتھ بھی اتفاق کیا کہ عیسائی اپنی عورتوں کا مہر مقرر نہیں [illegible] ان سے ساتھ تمتع کرتے ہیں اسی طرح رافضی بھی متعہ کے ساتھ نکاح کر کے [illegible] حلال جانتے ہیں۔ لیکن یہودیوں اور عیسائیوں پر رافضیوں کو دو وجہ سے زیادہ فوقیت حاصل ہے (دو خصلتوں) کی وجہ سے۔ یہود سے سوال کیا گیا کہ تمہاری ملت کے اہل خیر کون لوگ ہیں؟ کہنے لگے اصحاب موسیٰ علیہ السلام اور عیسائیوں سے سوال کیا کہ تمہاری ملت کے اہل خیر کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اور رافضیوں سے سوال کیا گیا کہ تمہاری ملت کے شریر ترین لوگ کون ہیں؟ تو وہ کہنے لگے اصحاب محمد ﷺ۔ انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے استغفار کا حکم دیا گیا تو انہوں نے انہیں گالیاں دیں۔ پس ان کے لیے تلوار قیامت تک کام کرتی رہے۔ ان کا کوئی علم قائم نہ ہو..... ان کے قدموں کو ثبات نہیں..... اور ان کا کلمہ مجتمع نہیں..... اور ان کی دعا مستجاب نہیں..... ان کی دعوت مسترد ہے....."

(مشہور تابعی امام عامر الشعبی رحمہ اللہ)